بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ہفت روزہ
بدر قادیان
جلد ۱۹   شمارہ ۱۶

The Weekly Badr Qadian

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

Regd. No. P. 67

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید
و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۴۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ نئے پیسے

۹ر صفر ۱۳۹۰ ہجری   ۱۶ر شہادت ۱۳۴۹ ہجری شمسی   ۱۶ر اپریل ۱۹۷۰ عیسوی

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۳ر شہادت (اپریل)۔ ربوہ سے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت سے متعلق مورخہ ۵ر شہادت کی موصولہ اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ ——— حضور کی حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا بھی بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں ثم الحمد للہ۔

☆ ——— مورخہ ۱۰ر شہادت کو حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے مسجد مبارک ربوہ میں مجوزہ سفر کی اغراض بیان کرنے کے بعد اس کی کامیابی کے لئے خصوصیت سے دُعا کرنے کی طرف توجہ دلائی (اس خطبہ کا مکمل متن اسی اشاعت میں ہدیۂ قارئین ہے)

قادیان ۱۳ر شہادت۔ افسوس کہ آج محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ کی چھوٹی صاحبزادی عزیزہ امۃ الاعلیٰ نصرت جو ایک ہفتہ سے زیر علاج تھیں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (مفصل دوسری جگہ پر)۔

مغربی افریقہ کے لٰلہی سفر کے لئے
حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی روانگی

ربوہ اور لاہور میں ہزاروں احباب کا دلی دُعاؤں کے ساتھ اپنے آقا کو الوداع !!

ربوہ ۱۴ر شہادت (اپریل) ——— آج صبح ۶½ بجے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مغربی افریقہ کی مظلوم اقوام تک اسلام کا پیغام پہنچانے اور انہیں رُوحانی آزادی سے ہمکنار ہونے کی دعوت دینے کی غرض سے مغربی افریقہ کے للٰہی سفر پر لاہور روانہ ہوئے۔ ربوہ سے روانگی سے قبل مسجد مبارک میں اہالیانِ ربوہ نے ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو کر اپنے جان و دِل سے عزیز آقا کو درد و سوز میں ڈوبی ہوئی دِلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

لاہور شیخوپورہ روڈ پر لاہور سے ۱۶ میل ورے جماعتِ احمدیہ لاہور اور اس کی ہر دو ذیلی تنظیموں کے نمائندہ وفود تین علیحدہ علیحدہ کاروں میں خاص خاص فاصلہ پر حضور کی تشریف آوری کے لئے پہلے سے ہی چشم براہ تھے چنانچہ جماعتِ احمدیہ لاہور کے ان ہر سہ وفود کی کاریں مقررہ فاصلوں پر یکے بعد دیگرے قافلہ میں شامل ہوتی گئیں اور حضور اُن کی مشایعت میں لاہور میں ورود فرما ہوئے۔

۹ بجکر ۲۵ منٹ پر حضور محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب کی کوٹھی پر پہنچے۔ وہاں نہ صرف جماعتِ احمدیہ لاہور کے احباب ہزاروں کی تعداد میں پہلے سے جمع تھے۔ بلکہ خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے وہ افراد بھی جو لاہور میں یا دوسرے مقامات پر قیام فرما ہیں حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ علاوہ ازیں راولپنڈی۔ گوجرانوالہ، شیخوپورہ، سیالکوٹ۔ اور بعض دوسرے مقامات کے احباب اور بعض امراءِ جماعت بھی موجود تھے۔ یہ سب احباب شامیانوں اور قناتوں سے تیار کردہ آراستہ و پیراستہ پنڈال میں ایک خاص نظام کے تحت بیٹھے حضور کی تشریف آوری کے منتظر تھے۔ حضور نے لاہور پہنچنے کے بعد کوٹھی کے اندرونی حصہ میں پندرہ منٹ تک محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سے سفر کے انتظامات کے بارے میں بعض اُمور دریافت فرمائے بعد ازاں حضور نے احباب کے درمیان رونق افروز ہو کر پندرہ منٹ تک انہیں رُوح پرور ارشادات سے نوازا۔ حضور نے موجودہ زمانہ کے حالات کا ذکر فرمانے کے بعد احباب کو ان ایام میں خصوصیت سے دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس مختصر سے خطاب کے بعد حضور نے اجتماعی دُعا کرائی۔

دُعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور لاہور کے فضائی مستقر کی طرف روانہ ہوئے۔ اکثر احباب اپنی اپنی موٹر کاروں میں حضور کے ہمراہ تھے۔ دس بجے حضور فضائی مستقر پر پہنچے۔ وہاں حضور نے اکثر حاضر احباب کو شرفِ مصافحہ عطا فرمایا۔ مصافحہ کا شرف حاصل کرنے میں احباب کی تگ و دو اور اشتیاق آمیز اضطراب دیدنی کے قابل تھا۔ حضور احباب کو شرفِ مصافحہ عطا فرماتے ہوئے کمرۂ انتظار کے برآمدہ میں تشریف لائے۔ یہاں کھڑے ہو کر حضور نے ایک دفعہ پھر اجتماعی دعا کرائی۔ دُعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا، محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نیز دیگر ہم سفر ساتھیوں کی معیت میں ہزاروں احباب کی متضرعانہ اور عاجزانہ دعائیں ساتھ لئے کٹہرے کے دوسری جانب ہوائی جہاز کی طرف بڑھے۔ دو رویہ کھڑے ہوئے احباب "خدا حافظ و ناصر"۔ "بسلامت روی و باز آئی"۔ "فی امانِ اللہ تعالیٰ" کے دُعائیہ کلمات کہتے جاتے تھے۔ دس بجکر بیس منٹ پر حضور ہوائی جہاز میں سوار ہوئے۔ جب حضور سیڑھیوں پر سے گزر کر جہاز کے دروازہ میں پہنچے تو حضور نے دُور کھڑے ہوئے اپنے خدام کی طرف مڑ کر دیکھا اور ہاتھ ہلا کر انہیں الوداع کہا۔ دس بجکر ۲۵ منٹ پر ہوائی جہاز حرکت میں آیا۔ اور ایک طویل دوڑ لگا کر ساڑھے دس بجے جونہی طیارہ فضا میں بلند ہونا شروع ہوا ——— (باقی دیکھیں صہ ۱۲ پر)

صاحبزادی امۃ الاعلیٰ نصرت وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

قادیان ۱۳ر شہادت۔ نہایت افسوس کے ساتھ احبابِ جماعت کو یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ آج سوا ایک بجے دوپہر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی سب سے چھوٹی بچی صاحبزادی امۃ الاعلیٰ نصرت بعمر پونے سات ماہ قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ننھی بچی کی صحت شروع ہی سے بہت کمزور تھی۔ ڈاکٹری تشخیص کے مطابق Congenital Heart کا عارضہ تھا۔ ہر ممکن علاج کیا جاتا رہا۔ لیکن گزشتہ بدھ کے روز سے شدید بخار اور پیٹ میں سُدّہ کے سبب طبیعت زیادہ خراب ہو گئی مقامی ڈاکٹروں سے علاج کے علاوہ امرتسر بھی لے گئے مگر کوئی افاقہ نہ ہوا۔ آخر خدا تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی۔ اور نو عمری ہی میں اللہ کو پیاری ہو گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

بعد از نمازِ عصر نمازِ جنازہ احاطہ لنگر خانہ میں ادا کی گئی۔ اور بچہ قبرستان متصل محلہ ناصر آباد میں سپردِ خاک کیا گیا۔ اس اندوہناک سانحہ پر ادارہ بدر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، محترم صاحبزادہ صاحب، محترمہ بیگم صاحبہ اور جملہ دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعائے نعم البدل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو صبر جمیل کی توفیق دے آمین

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان ——— مورخہ ۱۶ شہادت ۱۳۴۹ ہش

مرکزی دینی درسگاہ ——— "مدرسہ احمدیہ"

مرکزی دینی درسگاہ ——— مدرسہ احمدیہ قادیان ——— کا نیا تعلیمی سال عنقریب شروع ہونے والا ہے نظارت تعلیم کی طرف سے مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت میں داخلہ لینے کے لئے مڈل پاس ہونہار طلبہ کو مرکز میں جلد بھیجنے کی تحریک کی گئی ہے۔ بخصوص اور نتیجہ خیز بنیادوں پر تبلیغ و اشاعت دین کے سلسلہ میں مدرسہ احمدیہ قادیان کو امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ یہ وہ مرکزی درسگاہ ہے جس کا اجراء سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد سے ۱۹۰۵ء میں اس وقت عمل میں آیا جب سلسلہ کے جیّد عالم اور حضور علیہ السلام کے مخلص صحابی حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی وفات ہوئی۔ حضور نے ایک ایسے مدرسہ کے کھولنے کا ارشاد فرمایا جس میں دین اسلام سے واقف علماء پیدا کئے جائیں تا فوت ہونے والے علماء کی جگہ خالی نہ رہے۔ چنانچہ آج جبکہ اس درسگاہ کو جاری ہوئے ۶۵ سال پورے ہو گئے ہیں۔ اس درسگاہ نے بڑی ہی خوش اسلوبی سے ان اغراض و مقاصد کو پورا کیا ہے جن کے پیش نظر اس کا اجراء عمل میں آیا۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اس درسگاہ کے سینکڑوں فارغ التحصیل علماء نہ صرف ملک ہند میں بلکہ دنیا کے بیشتر علاقوں میں نہایت کامیابی کے ساتھ تبلیغی جہاد میں مصروف ہیں ——— تقسیم ملک کے بعد اگرچہ کچھ وقت کے لئے قادیان میں مدرسہ احمدیہ کی کلاسیں عملاً بند رہیں مگر حالات کے سازگار ہوتے ہی یہ سلسلہ جلد بحال ہو گیا۔ تاہم بدلے ہوئے حالات کا اثر اس مدرسہ پر بھی پڑا۔ یعنی اس کے طلباء کی تعداد نسبتاً کم رہ گئی پھر بھی اس سے علمی استفادہ کرنے والوں کی ایک معقول تعداد نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کر کے مرکز اور بیرونجات میں تبلیغ و تعلیم کے اہم فرائض سرانجام دینے کی سعادت حاصل کی ہے اور بدستور کر رہے ہیں۔

یہی نہیں کہ مدرسہ احمدیہ نے جماعت کو باقاعدہ علماء و مبلغین و مربیان تیار کر کے دئیے ہیں بلکہ اس درسگاہ کی برکت اس طور پر بھی جماعت کے سامنے ایک مسلمہ حقیقت کے رنگ میں آچکی ہے کہ جس کسی نے اس مدرسہ میں کچھ عرصہ بھی رہ کر علمی استفادہ کیا ہے اور تعلیم پائی ہے اگر وہ کسی وجہ سے اپنی تعلیم کو تکمیل تک نہیں پہنچا سکا۔ پھر بھی مرکز کی برکت سے وہ سلسلہ کے دوسرے کاموں میں نسبتاً زیادہ خوش اسلوبی سے خدمت بجا لانے کے قابل ہوا ہے۔ بلاشبہ وہ لوگ بڑے ہی خوش نصیب ہیں جن کو اس درسگاہ کی چھاتیوں سے علم کا دودھ پینے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور قادیان کے دینی ماحول میں کچھ عرصہ تربیت پانے کا موقع ملا۔ اور پھر زندگی کی دوڑ میں جب بھی دینی خدمات بجا لانے کی سعادت حاصل ہوئی ہر موقع پر وہ کامیاب و کامران رہے۔!!

سورۃ حٰم سجدہ کی مندرجہ ذیل آیات کریمہ اس سعادتمندی کی گویا گارنٹی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ
وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّیِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ
بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ۝ وَمَا یُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِیْنَ
صَبَرُوْا وَمَا یُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ۝ (آیت نمبر ۳۴ تا ۳۶)

اور اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہو گی جو اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو دعوت دیتا ہے اور اپنے ایمان کے مطابق عمل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تو فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتی۔ اور تو برائی کا جواب نہایت نیک سلوک سے دے اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ شخص جو کسی وجہ سے تیرے ساتھ عداوت رکھتا ہے تیرے حسن سلوک کو دیکھ کر ایک گرمجوش دوست بن جائے گا۔ اس طرح کا حسن سلوک بجا لانے کی توفیق صرف انہی کو ملتی ہے جو بڑے صبر کرنے والے ہیں۔ اور بہت بڑے صاحب نصیب ہیں۔

دیکھا آپ نے دعوت الی الحق کیسی خوش نصیبی اور سعادتمندی کا کام ہے۔ قرآن کریم کی اس یقینی دہانی سے ان لوگوں کا وسوسہ بھی دور ہو جانا چاہیئے جو تبلیغ حق اور دعوت الی اللہ کے کام کو فروتر خیال کرتے ہیں اور کماحقہٗ اس کی قدر نہیں پہچانتے۔ یہ بات کیسی پُر حقیقت اور وزن والی ہے کہ ایک طرف خدا تعالیٰ دعوت الی اللہ کرنے والے کو ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ، بڑے نصیبے والا کہتا ہے اور دوسری طرف روحانی سلسلہ کی لمبی تاریخ ایک دنیا کے سامنے ہے۔ چونکہ یہ نبیوں اور مرسلین کا کام ہے۔ عام مومن اس کام میں جتنا جتنا حصہ لیتا ہے اسی قدر اس کے لئے آسمان سے دلوں میں عزت اور توقیر نازل ہوتی ہے۔ دنیاوی عزتیں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ اس لئے

یقین رکھئے کہ نظارت تعلیم کی تحریک پر جو والدین اپنے بچے کو دینی تعلیم کے لئے مرکز میں بھجواتے ہیں اور جو کوئی بچہ بشاشت قلبی سے خود دینی خدمت بجا لانے کے جذبہ سے آگے آتا ہے وہ سب بلاشبہ اپنے لئے دائمی خوش نصیبی کا دروازہ کھولتے ہیں۔

الحاد، بے دینی اور خدا فراموشی کے موجودہ زمانہ میں دعوت الی اللہ بہت بڑا کام ہے۔ بنی نوع انسان کے ساتھ سچی ہمدردی کا تقاضا ہے کہ احمدی نوجوان آگے آئیں اور مرکز کے دینی ماحول میں چند سال گزار کر دینیات کی تعلیم حاصل کریں۔ اور بعد تکمیل تعلیم ملک کے کونے کونے میں جا کر اس زندگی بخش تعلیم کی تبلیغ و اشاعت میں سرگرم حصہ لیں تا بھولی بھٹکی مخلوق کو اپنے خالق سے ملنے کا بے خطر راستہ ملے۔ اور اس خوفناک تباہی سے بچ جائے جس کے دہانے پر اس وقت دنیا بیٹھی ہوئی ہے۔

اپنے ملک کی حد تک یہ ذمہ داری مخصوص طور پر ہندوستانی احباب جماعت پر عائد ہوتی ہے ہمیں ۶۰ کروڑ افراد تک پیغام حق پہنچانا ہے۔ یاد رکھئے اسی نسبت سے ہمیں مبلغین اور مربیان بھی درکار ہیں۔ اگر ایک لاکھ افراد کے لئے ایک مبلغ یا مربی بھی فرض کر لیا جائے تو ہمیں چھ ہزار ایسے علماء کی ضرورت ہے اور اگر دس لاکھ پر ایک مبلغ بھی مان لیا جائے تو بھی چھ سو باقاعدہ مبلغ بہرحال ہونے چاہئیں۔ اور یہ تعداد احباب جماعت ہی نے پوری کرنی ہے۔

چند روز ہوئے آل انڈیا ریڈیو سے مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کا ایک انٹرویو براڈکاسٹ ہو رہا تھا جس میں مولانا نے بتایا کہ ڈیڑھ ہزار طالب علم اس وقت دارالعلوم میں زیر تعلیم ہے اور ستر اساتذہ ان کی تعلیم میں لگے ہوئے ہیں۔ دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل علماء کا دائرہ کار بہت محدود ہے۔ کسی شہر یا قصبہ کی کسی مسجد کی امامت میسر آجانے سے ان کا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ لیکن ایک احمدی مبلغ اور عالم دین کا دائرہ عمل کہیں زیادہ وسیع ہے۔ خدا کے فضل سے احمدیہ کے فارغ التحصیل علماء نے ایسا عظیم الشان کام کر دکھایا ہے جو سوچنے والوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتا ہے۔ اگرچہ یہ سب کام خدا کے فضل سے ہی انجام پاتا ہے۔ تاہم خدا کے نیک بندوں کی مخلصانہ مساعی افضال الٰہیہ کو جذب کرنے کا بہت بڑا ذریعہ بنتی ہیں۔ جماعت احمدیہ نے ہمیشہ ہی اس عجیب و غریب روحانی نکتہ کو سمجھا ہے اور اس کے نیک ثمرات سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اور اب بھی اسی نہج پر سوچنے اور عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو یہ بات کبھی فراموش نہیں کرنی چاہیئے بلکہ ہمہ وقت اسے پیش نظر رکھیں کہ جس قدر زیادہ تعداد میں احباب اپنے مڈل پاس ہونہار نوجوانوں کو دینی تعلیم کے لئے قادیان بھیجیں گے چند سالوں کی تعلیم و تربیت کے بعد اسی کے مطابق انہیں دینی علماء اور مبلغین و مربیان مل سکتے ہیں اور اصلاح و ارشاد اور دعوۃ و تبلیغ کے کام میں ان کا ہاتھ بٹا سکتے ہیں۔ اس طرح باقاعدہ مبلغین اور احباب جماعت کی ملی جلی مساعی کے نتیجہ میں زیادہ سے زیادہ افراد تک پیغام حق پہنچا کر ان ذمہ داریوں سے سرخرو ہو سکتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ان پر ڈالی گئی ہیں۔

وباللّٰہ التوفیق۔ ولا حول ولا قوۃ اِلّا باللّٰہ العلی العظیم

نظم کچھ کام نہیں دیتا خلافت کے بغیر

بتاریخ ۲۷-۲۸-۲۹ مارچ ربوہ میں ۵۱ ویں مجلس مشاورت منعقد ہوئی جس کی روح پرور زندگی بخش فضا سے متاثر ہو کر محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر نے اپنے جذبات کو جن الفاظ میں نظم کیا وہ اخبار الفضل مجریہ یکم اپریل میں شائع ہوئے۔ وہ اشعار افادۂ احباب کے لئے ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں :-

تجھ کو آنکھوں سے مسیحائے زماں دیکھ لیا
تو ہی اسلام کا ہے زندہ نشاں دیکھ لیا

زندگی بخش ہے کیا وادیٔ ربوہ کی فضا
ہم نے اس خطۂ ارضی میں جناں دیکھ لیا

نظم کچھ کام نہیں دیتا خلافت کے بغیر
ہے جماعت کی یہی روح رواں دیکھ لیا

ڈھال ہے جس کے ورا ہوتا ہے مومن کا جہاد
ہم نے یہ تجربہ سے راز عیاں دیکھ لیا

استقامت ہے خدا کی یہ عبادت تنویرؔ
بزم شوریٰ میں یہی ہم نے سماں دیکھ لیا

مرکزی دینی درسگاہ — "مدرسہ احمدیہ"

مرکزی دینی درسگاہ — مدرسہ احمدیہ قادیان — کا نیا تعلیمی سال عنقریب شروع ہونے والا ہے نظارت تعلیم کی طرف سے مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت میں داخلہ لینے کے لئے مڈل پاس ہونہار طلبہ کو مرکز میں جلد بھیجنے کی تحریک کی گئی ہے۔ ٹھوس اور نتیجہ خیز بنیادوں پر تبلیغ و اشاعت دین کے سلسلہ میں مدرسہ احمدیہ قادیان کو امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ یہ وہ مرکزی درسگاہ ہے جس کا اجراء سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد سے ۱۹۰۵ء میں اس وقت عمل میں آیا جب سلسلہ کے جید عالم اور حضور علیہ السلام کے مخلص صحابی حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی کی وفات ہوئی۔ حضور نے ایک ایسے مدرسہ کے کھولنے کا ارشاد فرمایا جس میں دین اسلام سے واقف علماء پیدا کئے جائیں تا فوت ہونے والے علماء کی جگہ خالی نہ رہے۔ چنانچہ آج جبکہ اس درسگاہ کو جاری ہوئے ۶۵ سال پورے ہو گئے ہیں۔ اس درسگاہ نے بڑی ہی خوش اسلوبی سے ان اغراض و مقاصد کو پورا کیا ہے جن کے پیش نظر اس کا اجراء عمل میں آیا۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اس درسگاہ کے سینکڑوں فارغ التحصیل علماء نہ صرف ملک ہند میں بلکہ دنیا کے مختلف علاقوں میں نہایت کامیابی کے ساتھ تبلیغی جہاد میں مصروف ہیں — تقسیم ملک کے بعد اگرچہ کچھ وقت کے لئے قادیان میں مدرسہ احمدیہ کی کلاسیں عملاً بند رہیں مگر حالات کے سازگار ہوتے ہی یہ سلسلہ جلد بحال ہو گیا۔ تاہم بدلے ہوئے حالات کا اثر اس مدرسہ پر بھی پڑا۔ یعنی اس کے طلباء کی تعداد نسبتاً کم رہ گئی۔ پھر بھی اس سے علمی استفادہ کے بعد ایک معقول تعداد نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کر کے مرکز اور بیرونجات میں تبلیغ و تعلیم کے اہم فرائض سر انجام دینے کی سعادت حاصل کی ہے اور بدستور کر رہے ہیں۔

یہی نہیں کہ مدرسہ احمدیہ نے جماعت کو باقاعدہ علماء و مبلغین و مربیان تیار کر کے دئیے ہیں بلکہ اس درسگاہ کی برکت اس طور پر بھی جماعت کے سامنے ایک مسلمہ حقیقت کے رنگ میں آچکی ہے کہ جس کسی نے اس مدرسہ میں کچھ عرصہ بھی رہ کر علمی استفادہ کیا ہے اور تعلیم باقی ہے اگر وہ کسی وجہ سے اپنی تعلیم کو تکمیل تک نہیں پہنچا سکا۔ پھر بھی مرکز کی برکت سے وہ سلسلہ کے دوسرے کاموں میں نسبتاً زیادہ خوش اسلوبی سے خدمت بجا لانے کے قابل ہوا ہے۔ بلاشبہ وہ لوگ بڑے ہی خوش نصیب ہیں جن کو اس درسگاہ کی چھاتیوں سے علم کا دودھ پینے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور قادیان کے دینی ماحول میں کچھ عرصہ تربیت پانے کا موقع ملا۔ اور پھر زندگی کی دوڑ میں جب بھی دینی خدمات بجا لانے کی سعادت حاصل ہوئی ہر موقع پر وہ کامیاب و کامران رہے۔ !!

سورۃ حٰمٓ سجدۃ کی مفصلہ ذیل آیات کریمہ اس سعادتمندی کی گویا گارنٹی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○ وَلَا تَسْتَوِى الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِىْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِىٌّ حَمِيْمٌ ○ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ○ (آیت ۳۴ تا ۳۶)

اور اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو دعوت دیتا ہے اور اپنے ایمان کے مطابق عمل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تو فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتی۔ اور تو برائی کا جواب نہایت نیک سلوک سے دے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ شخص جو کسی وجہ سے تیرے ساتھ عداوت رکھتا ہے تیرے حسن سلوک کو دیکھ کر ایک گرمجوش دوست بن جائے گا۔ اس طرح کا حسن سلوک بجا لانے کی توفیق صرف انہی کو ملتی ہے جو بڑے صبر کرنے والے ہیں۔ اور بہت بڑے صاحب نصیب ہیں۔

دیکھا آپ نے دعوت الی الحق کیسی خوش نصیبی اور سعادتمندی کا کام ہے۔ قرآن کریم کی اس یقینی دہانی سے ان لوگوں کا وسوسہ بھی دور ہو جانا چاہیئے جو تبلیغ حق اور دعوت الی اللہ کے کام کو فروتر خیال کرتے ہیں اور کماحقہٗ اس کی قدر نہیں پہچانتے۔ یہ بات کیسی پر حقیقت اور وزن والی ہے کہ ایک طرف خدا تعالیٰ دعوت الی اللہ کرنے والے کو ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ، بڑے نصیبے والا کہتا ہے اور دوسری طرف روحانی سلسلہ کی لمبی تاریخ ایک دنیا کے سامنے ہے۔ چونکہ یہ نبیوں اور مرسلین کا کام ہے عام مومن اس کام میں جتنا جتنا حصہ لیتا ہے اسی قدر اس کے لئے آسمان سے دلوں میں عزت اور توقیر نازل ہوتی ہے۔ دنیاوی عزتیں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ اس لئے یقین رکھیئے کہ نظارت تعلیم کی تحریک پر جو والدین اپنے بچے کو دینی تعلیم کے لئے مرکز میں بھجواتے ہیں اور جو کوئی بچہ بشاشت قلبی سے خود دینی خدمت بجا لانے کے جذبہ سے آگے آتا ہے وہ سب بلاشبہ اپنے لئے دائمی خوش نصیبی کا دروازہ کھولتے ہیں۔

الحاد، بے دینی اور خدا فراموشی کے موجودہ زمانہ میں دعوت الی اللہ بہت بڑا کام ہے۔ بنی نوع انسان کے ساتھ سچی ہمدردی کا تقاضا ہے کہ احمدی نوجوان آگے آئیں اور مرکز کے دینی ماحول میں چند سال گزار کر دینیات کی تعلیم حاصل کریں۔ اور بعد تکمیل تعلیم ملک کے کونے کونے میں جا کر اس زندگی بخش تعلیم کی تبلیغ و اشاعت میں سرگرم حصہ لیں تا بھولی بھٹکی مخلوق کو اپنے خالق سے ملنے کا بے خطر دیرانا راستہ ملے۔ اور اس خوفناک تباہی سے بچ جائے جس کے دہانے پر اس وقت دنیا بیٹھی ہوئی ہے۔

اپنے ملک کی حد تک، یہ ذمہ داری مخصوص طور پر ہندوستانی احباب جماعت پر عاید ہوتی ہے۔ ہمیں ۶۰ کروڑ افراد تک پیغام حق پہنچانا ہے۔ یاد رکھیئے اسی نسبت سے ہمیں مبلغین اور مربیان بھی درکار ہیں۔ اگر ایک لاکھ افراد کے لئے ایک مبلغ یا مربی بھی فرض کر لیا جائے تو ہمیں چھ ہزار ایسے علماء کی ضرورت ہے اور اگر دس لاکھ پر ایک مبلغ بھی مان لیا جائے تو بھی چھ سو باقاعدہ مبلغ بہر حال ہونے چاہئیں۔ اور یہ تعداد احباب جماعت ہی نے پوری کرنی ہے۔

چند روز ہوئے آل انڈیا ریڈیو سے مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند کا ایک انٹرویو براڈکاسٹ ہو رہا تھا جس میں مولانا نے بتایا کہ ڈیڑھ ہزار طالب علم اس وقت دار العلوم میں زیر تعلیم ہیں اور ستر اساتذہ ان کی تعلیم میں لگے ہوئے ہیں۔ دار العلوم دیوبند کے فارغ التحصیل علماء کا دائرہ کار بہت محدود ہے۔ کسی شہر یا قصبہ کی کسی مسجد کی امامت میسر آ جانے سے ان کا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ لیکن ایک احمدی مبلغ اور عالم دین کا دائرہ عمل کہیں زیادہ وسیع ہے۔ خدا کے فضل سے احمدیت کے فارغ التحصیل علماء نے ایسا عظیم انسانی کام کر دکھانا ہے جو سوچنے والوں کو ورطہ حیرت میں ڈال دیتا ہے۔ اگرچہ یہ سب کام خدا کے فضل سے ہی انجام پاتا ہے تاہم خدا کے نیک بندوں کی مخلصانہ مساعی افضال الٰہیہ کو جذب کرنے کا بہت بڑا ذریعہ بنتی ہیں۔ جماعت احمدیہ نے ہمیشہ ہی اس عجیب و غریب روحانی نکتہ کو سمجھا ہے اور اس کے نیک ثمرات سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اور اب بھی اسی نہج پر سوچنے اور عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو یہ بات کبھی فراموش نہیں کرنی چاہیئے بلکہ ہمہ وقت اسے پیش نظر رکھیں کہ جس قدر زیادہ تعداد میں احباب اپنے مڈل پاس ہونہار نوجوانوں کو دینی تعلیم کے لئے قادیان بھیجیں گے چند سالوں کی تعلیم و تربیت کے بعد اسی کے مطابق انہیں دینی علماء اور مبلغین و مربیان مل سکتے ہیں اور اصلاح و ارشاد اور دعوۃ و تبلیغ کے کام میں ان کا ہاتھ بٹا سکتے ہیں۔ اس طرح باقاعدہ مبلغین اور احباب جماعت کی ملی جلی ساعی کے نتیجہ میں زیادہ سے زیادہ افراد تک پیغام حق پہنچ کر ان ذمہ داریوں سے سرخرو ہو سکتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ان پر ڈالی گئی ہیں۔

وباللہ التوفیق۔ ولا حول ولا قوۃ اِلّا باللہ العلی العظیم

"نظم کچھ کام نہیں دیتا خلافت کے بغیر"

بتاریخ ۲۷-۲۸-۲۹ مارچ ربوہ میں ۵۱ ویں مجلس مشاورت منعقد ہوئی جس کی روح پرور زندگی بخش فضا سے متاثر ہو کر محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر نے اپنے جذبات کو جن الفاظ میں نظم کیا وہ اخبار الفضل مجریہ یکم اپریل میں شائع ہوئے۔ وہ اشعار ان دوست احباب کے لئے ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں:-

تجھ کو آنکھوں سے مسیحائے زماں دیکھ لیا
تو ہی اسلام کا ہے زندہ نشاں دیکھ لیا

زندگی بخش ہے کیا وادیٔ ربوہ کی فضا
ہم نے اس خطۂ ارضی میں جناں دیکھ لیا

نظم کچھ کام نہیں دیتا خلافت کے بغیر
ہے جماعت کی یہی روح رواں دیکھ لیا

ڈھال ہے جس کے وراء ہوتا ہے مومن کا جہاد
ہم نے یہ تجربہ سے راز عیاں دیکھ لیا

استقامت ہے خدا کی یہ عبادت تنویر
بزم شوریٰ میں یہی ہم نے سماں دیکھ لیا

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے نام سے اور اُسی پر بھروسہ کرتے ہوئے میں مغربی افریقہ کے دورہ پر جا رہا ہوں

میری غیر حاضری میں آپ محبت اور پیار سے رہیں اور صدقہ اور دُعاؤں کے ساتھ میری مدد کرتے رہیں

تاکہ

جس غرض سے یہ سفر اختیار کیا گیا ہے وہ پوری ہو اور غلبۂ اسلام کے دن جلد سے جلد آجائیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳ شہادت ۱۳۴۹ ہش (۳ اپریل ۱۹۷۰ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ: مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم اے

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

اللہ تعالیٰ کے نام سے اور اسی پر بھروسہ کرتے ہوئے میں انشاء اللہ تعالیٰ کل صبح

مغربی افریقہ کے دورہ پر

روانہ ہونگا۔ ربوہ اور آپ دوستوں کی اس عارضی جدائی سے طبیعت میں اداسی بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فضل پر خوشی بھی ہے کہ وہ محض اپنی رحمت سے یہ توفیق عطا کر رہا ہے کہ ان اقوام کے پاس جاکر جو صدیوں سے مظلوم رہی ہیں اور جو صدیوں سے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم روحانی فرزند مہدی معہود کی انتظار میں رہی ہیں اور جن میں سے استثنائی افراد کے علاوہ کسی کو بھی حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی زیارت نصیب نہیں ہوئی۔ پھر ان کے دلوں میں یہ تڑپ پیدا ہوئی کہ آپ کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ ان تک پہنچے۔ اور اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نام پر ان کو ہدایت کی طرف اور ان کو رشد کی طرف اور اللہ تعالیٰ کے قرب کی طرف بلائے اور وہ خلیفۃ مِن خلفائہٖ کی زیارت سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کریں۔ اور ان کی طبیعتیں ایک حد تک سیری محسوس کریں۔ چنانچہ صدیوں کے انتظار کے بعد اللہ تعالیٰ نے چاہا تو انہیں یہ موقعہ نصیب ہوگا۔

دعا ہے

کہ یہاں میری موجودگی میں بھی آپ ہمیشہ ثباتِ قدم پر مضبوطی سے قائم رہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے دامن کو کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور میری غیر حاضری میں بھی اللہ تعالیٰ آپ کے لئے صدق و ثبات اور وفا کے سامان اور صدق و ثبات اور وفا اور محبت کی فضا پیدا کرتا رہے۔ اور ہمارا ان ممالک کی طرف جانا ان کے ثباتِ قدم کا موجب بنے۔ اور جذبۂ وفا میں شدت کا موجب ثابت ہو۔

اور وہ قومیں محبتِ الٰہی میں اور بھی آگے بڑھیں اور وہ جو ابھی تک اندھیروں میں بھٹکتے پھر رہے ہیں انہیں بھی روشنی کی وہ کرن نظر آجائے جو اسلام کی شاہراہ کو منور کر رہی ہے۔ اور بنی نوع انسان کو اس طرف بلا رہی ہے۔ ظلم کے پھندوں سے وہ آزاد ہوجائیں اور

اللہ تعالیٰ کی محبت

میں وہ گرفتار ہوجائیں۔ اللہ تعالیٰ شیطانی ظلمات سے انہیں نجات دے اور وہ جو نور السمٰوات والارض ہے اس کے نور سے ان کے دل و سینہ منور ہو جائیں اور خدا تعالیٰ ایسے سامان پیدا کرے کہ ہمارا جو قدم ہر روز اپنی فتح اور اپنے مقصود کے حصول میں ہماری جدوجہد ہے اس کے کامیاب اختتام اور غلبۂ اسلام کی طرف بڑھ رہا ہے۔ وہ قدم اور بھی تیزی کے ساتھ اپنے مقصود اور مطلوب کی طرف اللہ تعالیٰ کے سہارے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل بڑھنے لگے اور ان ممالک میں بھی (ساری دنیا میں ہی) آخری فتح اور غلبہ کے دن جلد آجائیں۔ تاکہ بنی نوع انسان اس بھیانک عذاب سے محفوظ ہوجائیں جس کی طرف وہ خود اپنی جہالت کے نتیجہ میں بڑھ رہے ہیں

میری غیر حاضری میں

بھی آپ محبت اور پیار سے رہیں۔ میری موجودگی میں بہت سے غریبوں اور مسکینوں کو یہ سہارا ہوتا ہے کہ اگر انہیں کوئی تکلیف پہنچی تو وہ فوراً میرے پاس پہنچیں گے اور ان کے دکھ کا مداوا ہوجائے گا۔ بعض نادان اپنی نادانیوں سے بعض خلافت کے قرب کی وجہ سے بچے رہتے ہیں اور جب خلافت کا قرب عارضی طور پر اس طرح نہ رہے اور ان کی اپنی جہالت کی وجہ سے وہ احساس کند ہوجائے جو خلافت کے رعب کا احساس ہے تو پھر شیطان ان سے جہالت کے کام بھی کروا دیتا ہے۔ اس قسم کے نادان دماغ کو میں یہ کہوں گا کہ خلیفہ وقت کے لئے

نہیں۔ خدا اور اس کے رسُول کے لئے اپنے بھائیوں سے محبت کرو۔ اور اپنی نادانیوں کے نتائج سے اپنے نفس اور اپنے خاندان اور اپنی نسلوں کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرتے رہو۔ ہم سب اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے جذبات کو قابو میں رکھیں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تاکیداً وصیت کی ہے ہم ہر ایک کے ساتھ خیر خواہی اور ہمدردی سے پیش آئیں۔ اپنے نفس کو جس پر بعض دفعہ شیطان سوار ہو جاتا ہے اس گھوڑے کی طرح نہ چھوڑ دیں کہ جو شیطان بھی آئے اس پر سوار ہو جائے بلکہ یہ نفس ہمیشہ (اگر اس کی گھوڑے کی مثال ہو تو یہ) ایک ایسا گھوڑا رہے جس پر اللہ تعالیٰ کی رضا ہمیشہ سوار رہے اور جس کی لگام ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے ہاتھ میں رہے۔ ورنہ تو گر پڑنا اور ہلاک ہو جانا یقینی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے۔

پس محبت اور پیار سے اپنے دن گزاریں اور

صدقہ اور دعاؤں کے ساتھ میری مدد کریں

جو کام میرے سپرد ہے اور جس کی آخری ذمہ داری ان کمزور کندھوں پر رکھی گئی ہے وہ صرف میرا کام نہیں بلکہ ساری جماعت کا کام ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور جواب دہی بڑی سخت ہے غرض خلافت کے قیام کے ساتھ جماعت کی ذمہ داریاں کم نہیں ہو جایا کرتیں بلکہ اور بھی بڑھ جاتی ہیں۔ کیونکہ جب خلافت نہ رہی تو عوام کہہ سکتے تھے کہ اے ہمارے رب! اگر ہمیں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء میں سے کوئی ہدایت کی طرف بُلانے والا ملا ہوتا۔ اور اگر ہمیں پیار اور غصہ کے ساتھ ان حدود کے اندر رکھنے والا کوئی ہوتا جن حدود کو تُو نے قائم کیا۔ تو نہ ہم بھٹکتے۔ اور نہ شیطان کی یلغار ہم پر کامیاب ہوتی۔ لیکن جب خلافت قائم ہو اور

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل

اور اس کی بے شمار رحمتیں جماعت پر نازل ہو رہی ہوں، راہیں روشن ہوں اور اندھیرے بھاگ رہے ہوں اس وقت نُور سے نفرت اور ظلمت سے وہی پیار کرے گا جس کا دل شیطان کے قبضہ میں ہو۔ پھر وہ اس گروہ میں سے نہیں ہو گا جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ "عبادی" اور جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ کہا ہے کہ شیطان اُن پر غالب نہیں آ سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ اپنے ایک سچے اور مخلص اور حقیقی بندے کو جس شکل اور رُوپ میں دیکھنا چاہتا ہے وہی شکل اور رُوپ اور اسی نُور کی جھلک دعاؤں کے ساتھ اور تدبیروں کے ساتھ اور مجاہدہ کے ساتھ اور قربانیوں کے ساتھ اور عاجزانہ راہوں کو اختیار کر کے اپنے رب سے طلب کریں اور پائیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

پھر میں کہتا ہوں

کہ صدقہ اور دُعا سے میری مدد کریں۔ اللہ تعالیٰ جس غرض کے لئے اس سفر کے سامان پیدا کر رہا ہے وہ غرض پوری ہو۔ میں نے شاید پہلے بھی بتایا تھا میرا پچھلے سال جانے کا پروگرام تھا پھر بعض وجوہات کی بناء پر چھوڑنا پڑا۔ چنانچہ مغربی افریقہ سے ایک پُرانے بوڑھے احمدی کا مجھے خط آیا کہ ساری عمر یہ حسرت رہی کہ اللہ تعالیٰ توفیق دے تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی زیارت ہو جائے۔ غالباً انہوں نے اس غرض کے لئے رقم بھی جمع کی لیکن ان کو اس کی توفیق نہ ملی۔ پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ اور انہوں نے لکھا کہ میں آپ کی شکل نہیں دیکھ سکا۔ آپ سے مل کر برکت نہیں حاصل کر سکا۔ میں زندہ ہوں آپ کا وصال ہو چکا ہے۔ اب

خلافتِ ثالثہ کے وجود میں

اُمید بندھی تھی کہ یہ موقعہ مل جائے گا آپ سے ملاقات ہو جائے گی لیکن میں اتنا بوڑھا ہوں کہ اب میرے دل میں یہ وسوسہ رہتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جو ایک سال کا التواء ہے اس میں میں اس دُنیا سے چلا جاؤں۔ اور یہ حسرت میرے دل ہی میں رہے کہ جماعتِ احمدیہ کے امام کی زیارت کر سکوں۔

پس اس قسم کی تڑپ ان بھائیوں کے دل میں ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے کہ محبت سے اور فراست سے اور پیار سے اور ان کی ضرورتوں کو سمجھے اور ان کے مطابق ان کے ساتھ سلوک کرنے سے اُن کی پیاس کو بجھا سکوں اور خدا تعالیٰ ان کے لئے سیری کے سامان پیدا کر دے۔ تاکہ وہ بشاشت کے ساتھ ہمارے کندھے سے کندھا ملائے۔

اسلام کی فتح کے دن

کی طرف ہر قسم کی قربانیاں کرتے ہوئے بڑھتے چلے جائیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے بغیر کچھ ہو نہیں سکتا۔ ہم اسی کے در کے بھکاری ہیں اور ہم اُسی کے حضور جھکتے ہیں۔ اسی پر ہمارا توکل ہے۔ دُنیا کا کوئی سہارا نہ ہمارے پاس ہے نہ دُنیا کے کسی سہارے کی ہمیں خواہش ہے۔ اگر وہی ایک ہمارا پیارا سہارا بن جائے تو ہمیں سب کچھ مل گیا۔ سارے سہارے ہم نے پالئے۔ پس اُسی کے سہارے اور اُسی پر توکل کرتے ہوئے اس یقین کے ساتھ میں اس سفر پر جا رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا کرے گا کہ اسلام کے غلبہ کے دن جلد سے جلد آ جائیں۔ اور عاجزانہ طور پر جن صحیح اور سچی اور سیدھی راہوں کا میں متلاشی ہوں اللہ تعالیٰ ان راہوں کو میرے لئے بھی اور خدا کرے آپ کے لئے بھی منور کر دے۔ اور کامیابی عطا کرے اور خیریت کے ساتھ آپ یہاں رہیں اور خیریت کے ساتھ ہم وہاں سے واپس آئیں۔ اور اُن لوگوں کے پیار اور ان کے اخلاص سے اپنے خزانے بھر کر واپس لوٹیں اور وہ واقعات آپ کے ایمان میں زیادتی کا باعث بنیں جس طرح کہ یہاں کی قربانیاں ان کے ازدیادِ ایمان کا باعث بنتی ہیں۔

تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (المائدہ ۳) کا ایک مفہوم

ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ اپنی زندگی اس طرح بناؤ کہ دُوسرا اس سے سہارا لینے لگے اگر عملی زندگی میں اس قسم کا تعاون ہو اور ہر ایک دوسرے بھائی کو اللہ تعالیٰ کا حقیقی بندہ نظر آئے تو اس سے بشاشت بھی پیدا ہوتی ہے اور اس سے قربانی اور ایثار کی امنگ اور خواہش بھی پیدا ہوتی ہے۔ اور انسان ان دنیوی تکالیف کو اور ان دنیوی مخالفتوں کو کوئی چیز نہیں سمجھتا۔ ایک موج ہوتی ہے جو ٹھاٹھیں مارتی ہوئی آگے ہی آگے بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت کے سایہ میں رکھتا اور آخری غلبہ کے دن تک اس نسل کو جس کے لئے وہ مقدر ہو پہنچا دیتا ہے۔ ہر نسل کے دل میں یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ نسل وہی ہو۔ ہمارے دل میں بھی یہ خواہش ہے اور ہم بھی اللہ تعالیٰ سے یہی دُعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! اگلی نسل کیوں؟ یا اس کے بعد کی نسل کیوں؟ تُو اپنے فضل سے ہماری زندگیوں میں اسی نسل کو وہ دن دکھا دے جو

اسلام کے لئے عید کا دن

ہو گا۔ اور جس کا تُو نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ کیا ہے۔ آمین ؎

تحریکِ دُعا

"زمانہ، زمانہ ہے محمود کا"

رقم فرمودہ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کو بہت کم عرصہ گزرا تھا کہ ایک شب میں نے خواب میں دیکھا آپؑ صحن میں کھڑے ہیں۔ میں پاس کھڑی ہوں۔ میں نے منہ اوپر اٹھا کر آپؑ کے چہرہ کی جانب دیکھا اور سوال کیا کہ "ابّا" (اسی طرح جیسے بچپن میں مخاطب کرتی تھی) کونسا لڑکا آپ کا وہ خاص نشان ہے؟ (رحمت کا نشان وغیرہ میرے ذہن میں ہے) آپؑ نے میری طرف سر جھکا کر میری نظروں سے اپنی نظریں ملائیں۔ ان نظروں کی خاص روشنی، خاص گہرائی، خاص پیار میں کبھی نہیں بھول سکتی۔ گویا یہ میرا خواب پرانا نہیں بلکہ میں اس وقت بھی وہ سب کچھ دیکھ رہی ہوں اور سن رہی ہوں۔ اور فرمایا بہت ہی شیریں آواز میں کہ "سارے ہی لڑکے اپنے وقت پر میری دعاؤں سے فیض پائیں گے مگر یہ زمانہ محمود کا زمانہ ہے" میرے دل نے یقین رکھا اسی وقت سے کہ وہ خاص بیٹا میرے پیارے بھائی محمود ہی ہیں۔ اب مجھے خیال آتا ہے اور سوچتی رہتی ہوں کہ کس شان سے وہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ کس طرح سیّدی و حبیبی خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنا عہد پورا کیا اور اپنی تمام توتیں تمام عمر کے لئے اسلام کا علم توحید کا جھنڈا کُل عالم میں بلند کرنے میں وقف کر دیں اور اپنی زندگی میں ہی ثابت کر دیا کہ "نور ہی نور ہے"۔ ؎

گویا کہ خدا خود اتر آیا تھا زمیں پر

دن رات ایک ہی دھن رہی۔ ایک ہی لگن رہی کس قدر شدید چوٹیں قلبِ پاک پر پڑیں اور پڑتی رہیں۔ تہمت و افترا کا ٹھکانا نہ رہا۔ شیطان بھی اپنی ساری طاقت صرف کرنے پر آمادہ ہو گیا تھا مگر بگاڑ سکا؟ چاند چمکتا رہا کتے بھونکتے رہے۔ عمر ایک چپ رہی۔ دل پر جو گزرتی ہوگی ہوگی مگر زبان خاموش رہی۔ فریاد کی تو اپنے مولا کے حضور۔ غرض ؎

گریۂ یعقوب راتوں کو خدا کے سامنے

صبرِ ایوبی برائے خلق با خندہ جبیں

وہ رخصت ہو گئے اور اس صبر و شکر کے نتیجہ میں نیز دیگر بشارتیں پوری کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو منتخب کیا جو ان کا فرزند اور انہیں کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بشارت کے مطابق "مبارک" بن کر حضرت امّاں جانؓ کی گود میں دیا گیا تھا۔ خلافتِ ثالثہ کا انتخاب بھی ایک روشن نشان ہے۔ جس میں فراست ہے اور روحانیت ہے اور جن کے دل حالاتِ گردوپیش کو یاد رکھتے ہوئے ایمانی گواہی دے سکتے ہیں کہ اس وقت ایک بہت **خاص الٰہی تصرّف** تھا کہ جس نے سب کے ہاتھ بلا چون و چرا بیعتِ ناصر کے لئے آگے بڑھا دئے الحمد للہ۔ میں سمجھتی ہوں میرا ایمان ہے کہ دونوں صورتوں میں کیا "مبارک کا بدلہ" ہونے کے کیا حضرت مصلح موعودؓ کی عالی شان بے نظیر خدمات کی قبولیت اور ان کے دل کی پکار کے لحاظ سے یہ خلافت بھی ضمیمہ ہے حضرت مصلح موعودؓ کی خلافتِ خاص کا۔ گویا ان کا وجود ہی ہم سب کو خدا تعالیٰ نے

"ناصر کی صورت میں"

دوبارہ بخش دیا ہے۔

خدا تعالیٰ اس دورِ خلافت کو بیحد بابرکت بنائے اور ہمارے موجودہ خلیفہ کے ہاتھوں سے بڑی بڑی فتوحاتِ اسلام حاصل ہوں۔ بہت روشن نشان ظاہر ہوں۔ دنیا کے چپّہ چپّہ پر حقیقی اسلام یعنی احمدیت کا پرچم لہرائے۔ روز افزوں ترقی ہو اور تمام موجودہ جماعت کے بھی دلوں اور گھروں میں نسلاً بعد نسلٍ نیکی تقویٰ کے بیج خدا اسے کریم ڈال دے۔ کمزوریوں کی ستّاری کے پردۂ رحمت میں اصلاح فرمائے اور میرے بہت پیارے بہت پیار کرنے والے بھائی کو جنتِ اعلیٰ میں مقامِ اعلیٰ میں بارش کی طرح بشارتیں پہنچتی رہیں

— آمین —

سیّدی خلیفۃ المسیح الموعود

فرزندِ مصلح الموعودؓ اللہ کی راہ میں سفر پر جا رہے ہیں۔ اب سب پر فرض ہے کہ دردِ دل سے دعائیں کریں اور کرتے رہیں کہ ہر کام میں ہر قدم پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور نصرت شاملِ حال رہے۔ خدا تعالیٰ صحت دے طاقت ہمت دے اور اپنی جناب سے زیادہ سے زیادہ اس خدمت کے شرف سے نوازے۔ ان کے زبان و قلم میں بہت خاص برکت بخشے۔ علم و عرفان روحانیت اور نورِ ایمان کے چشمے انکی زبان و قلم سے انکے خاص عطا کردہ جاری فرمائے اور جاری رہیں۔ آمین۔ خیر سے پہنچیں خیر سے آئیں خیری سفر میں رہے اور یہاں بھی جماعت اور ملک میں ہر لحاظ سے دینی و دنیوی روحانی و جسمانی خیر رہے۔ خدا تعالیٰ ان کا اور ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ قادر و قدیر مقتدر خدائے کریم رحمان و منان کے حضور دعاؤں میں لگ جائیں۔ یہ خلافت بھی خاص اور قابلِ شکر ہے قدر کریں اور دعا کریں بغرض مختصراً ؎

خلیفہ خدا نے جو تم کو دیا ہے

عطاء الٰہی ہے فضلِ خدا ہے

یہ مولا کا اک خاص احسان ہے

وجود اس کا خود اس کی برہان ہے

خلیفہ بھی ہے اور موعود بھی

مبارک بھی ہے اور محمود بھی

لبوں پر ترانہ ہے محمود کا

زمانہ، زمانہ ہے محمود کا

مُبارکہ

ایڈیٹر الفضل کے نام

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی کا مکتوبِ گرامی

خلافت کی ضرورت و اہمیّت کے متعلق ایک نہایت قیمتی نوٹ

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے ایڈیٹر الفضل کے نام ایک مکتوبِ گرامی ارسال فرمایا ہے۔ اور اس کے ساتھ خلافت کی ضرورت و اہمیت کے متعلق ایک بیش قیمت نوٹ بھی الفضل میں اشاعت کے لئے عنایت فرمایا ہے۔ آپ کا مکتوب گرامی اور رقم فرمودہ قیمتی نوٹ ہر دو ذیل میں ہدیۂ قارئین کئے جا رہے ہیں:۔

ایڈیٹر صاحب مکرم! السّلام علیکم

کل آپ کے اشعار کا ذکر ہوا اور خواب کا بھی تو سیدی عزیزی خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ الفضل میں بھی لکھ کر بھجوا دیں۔ اس لئے لکھ کر ارسال ہے۔ دعا کریں صحت بہت گر رہی ہے۔

والسّلام

مبارکہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

"نظم کچھ کام نہیں دیتا خلافت کے بغیر"

ان چند سطور کے لکھنے کی تحریک مجھے برادرم مکرم تنویر صاحب کے اشعار الفضل کے یکم اپریل کے پرچہ میں دیکھ کر ہوئی۔ یہ مصرعہ تھا جس نے میرے بہت عرصہ کے دیکھے ہوئے خواب کی یاد مزید تازہ کر دی جو میں نے ان ایام میں جب بعض اصحاب کے خیالات کا خلافت کے خلاف چرچا شروع ہو گیا تھا دیکھا تھا۔ یہ خلافتِ اولیٰ کے زمانہ کا خواب ہے۔ میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حجرہ میں (اک کمرہ ہے ہمارے قادیان کے مکان "دارالامن" میں جس میں آخری سالوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قیام [illegible] تھا) کھڑے ہیں۔ میں [illegible] کھڑی ہوں۔ میں نے کہا بعض لوگ کہتے ہیں کہ خلافت کی ضرورت نہیں۔ جماعت اور انجمن کا کام سلسلہ کے لئے بہت کافی ہے۔ آپؑ نے انگشت مبارک سے [illegible] ایک جانب اشارہ کیا میں نے دیکھا کہ [illegible] کمرے [illegible] آپؑ نے فرمایا کہ یہ [illegible] رکھو۔ لیکن [illegible] اگر اس کو جانے دو [illegible] کیا [illegible] دیا ہو جاتا ہے۔ سنا کیا میں نے سنا اور آنکھ کھل گئی یہ خواب [illegible] یاد آ رہا ہے کسی کسی کو سنایا بھی ہے۔ یاد نہیں [illegible] تحریر میں بھی آیا ہو مگر پھر لکھ دیا ہے

والسّلام

مبارکہ

دُمدار تارے اور شہبِ ثاقبہ

مکرم پروفیسر حبیب اللہ خاں صاحب ایم ایس سی۔ ربوہ

آجکل صبح چار بجے کے قریب ایک دُمدار تارا مشرق کی طرف نظر آتا ہے جس کی دُم اوپر کو اٹھی ہوئی اور لمبائی میں ایک گز کے قریب معلوم ہوتی ہے۔ عام طور پر لوگ دمدار تاروں کو منحوس جانتے اور کسی تباہی یا بڑی مصیبت کا پیش خیمہ سمجھتے ہیں۔ درحقیقت ان تاروں کا نظر آنا کوئی غیر معمولی واقعہ نہیں ہے۔ یہ آسمان میں ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں۔ گو ان میں سے اکثر برہنہ آنکھ سے نظر نہیں آتے لیکن دوربین کے ذریعہ بادل کے چھوٹے چھوٹے روشن ٹکڑوں کی شکل میں ہم انہیں دیکھ سکتے ہیں۔ البتہ ایسے دمدار تارے جو دنیا کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ لیں اور غیر معمولی چمک اور شان کے حامل ہوں شاذونادر ہی ہوتے ہیں۔ لیکن جب وہ نمودار ہوتے ہیں تو لاریب خدا کی قدرت اور جلالِ الٰہی کا ایک عظیم جلوہ ہوتے ہیں۔ ان کا ظہور دلوں میں رُعب اور ہیبت پیدا کرتا اور انسان کو خالقِ حقیقی کی طرف متوجہ کرنے کا موجب ہوتا ہے

جس طرح زمین، زہرہ اور دوسرے سیارے سورج کے گرد گھومتے ہیں اسی طرح دمدار تارے بھی سورج کے گرد چکر لگاتے ہیں فرق یہ ہے کہ سیّاروں کے مدار بالکل گول نہیں بلکہ ذرا سے بیضوی ہوتے ہیں۔ اور ان کا فاصلہ سورج سے کم و بیش ایک سا رہتا ہے لیکن دمدار تاروں کے مدار پچکے ہوئے انڈے کی طرز کے مگر بہت لمبوترے ہوتے ہیں۔ کبھی تو وہ سورج کے اس قدر قریب ہو جاتے ہیں کہ ان کا فاصلہ عطارد سے بھی کم رہ جاتا ہے اور کبھی وہ یورے نس اور پلاٹو سے بھی زیادہ دور چلے جاتے ہیں

سب دمدار تارے ایک جیسے نہیں ہوتے بعض کے مدار چھوٹے ہوتے ہیں اور وہ چند برس کے وقفہ سے بار بار خالی آنکھ یا دوربین سے نظر آ جاتے ہیں۔ لیکن بعض صدیوں میں ہی لوٹتے اور نظر آتے ہیں۔ پھر ان کی چمک دمک اور جسامت میں بھی بڑا فرق ہوتا ہے۔ سنہ ۱۹۱۰ء میں ایک دمدار تارہ نکلا تھا جس کو دیکھ کر ہر شخص پر دہشت طاری ہو گئی تھی۔ اس کی دُم اس قدر طویل تھی کہ افق سے لے کر سمت الراس تک پھیلی ہوئی تھی۔ اور ایک عظیم سرچ لائٹ کے مشابہ تھی۔ اس کو ہیلی کا دُمدار تارہ کہتے ہیں۔ یہ ۷۶ سال میں اپنی گردش پوری کرتا ہے اور سنہ ۱۹۸۶ء میں پھر نظر آئے گا۔

جہاں تک حجم کا تعلق ہے ان میں سے بعض اس قدر بڑے ہوتے ہیں کہ زمین تو کیا سورج کی بھی ان کے سامنے کچھ حقیقت نہیں۔ سنہ ۱۸۱۱ء میں ایک دُمدار تارہ نکلا تھا جس کے سر کا قطر ہی دس لاکھ میل تھا اور سنہ ۱۸۴۳ء کے تارے کی دُم بیس کروڑ میل لمبی تھی۔ حجم میں اس قدر بڑے ہونے کے باوجود ان کا وزن بہت کم ہوتا ہے کیونکہ وہ لطیف مادے سے بنے ہوتے ہیں۔ سر نسبتاً ٹھوس نظر آتا ہے لیکن وہ بھی مسلسل مادہ پر مشتمل نہیں ہوتا درمیان میں چھلنی کی طرح بہت سا خلا ہوتا ہے اور اس میں سے ستارے بھی نظر آ جاتے ہیں۔ شاید یہ حصّہ پتھروں، باریک ذروں، برف اور منجمد گیسوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور دم گیسوں اور گرد و غبار کا مجموعہ ہوتی ہے۔ جب یہ تارے سورج سے دور ہوتے ہیں تو ان کی دُم نہیں ہوتی۔ لیکن جوں جوں قریب آتے ہیں دم بنتی اور لمبی ہوتی جاتی ہے اور ان کی چمک اور رفتار میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ جب یہ سورج کے قریب آ رہے ہوتے ہیں تو سر آگے اور دم پیچھے ہوتی ہے۔ لیکن جب وہ سورج سے گھوم کر دور جانے لگتے ہیں تو دُم آگے ہو جاتی ہے اور سر پیچھے رہتا ہے۔ گویا دُم کا رُخ ہمیشہ سورج سے مخالف سمت میں ہوتا ہے۔ دُم کا مادہ اس قدر لطیف ہوتا ہے کہ محض سورج کی روشنی کے دباؤ سے وہ اپنا رُخ بدل لیتا ہے۔ اس کی لطافت کا اندازہ اس امر سے بھی ہو سکتا ہے کہ سنہ ۱۹۱۰ء میں جو دمدار تارہ نکلا تھا اس کی دم میں سے زمین گزر گئی لیکن اس کو کانوں کان خبر نہ ہوئی اور اسے کسی قسم کا صدمہ محسوس نہیں ہوا۔

دمدار تارے کی چمک کے دو اسباب ہیں ایک تو سورج کی روشنی اس کے سر اور دم کے ذروں سے اسی طرح منعکس ہوتی ہے جیسے چاند کی سطح سے۔ دوسرے سورج کی شعاعوں کے زیرِ اثر اس کی گیسوں میں ایک ہلکی سی تنویر پیدا ہوتی ہے جس سے وہ چمکنے لگتے ہیں۔ بعض دمدار تاروں کی دُم فضا میں منتشر ہو کر غائب ہو جاتی ہے۔ بعض کے سر بھی سورج یا مشتری کی زبردست کشش کے باعث یا خودبخود ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں۔ اور ان کے ٹکڑے کروڑوں پتھروں اور سنگریزوں کی شکل میں مدار پر گھومتے رہتے ہیں۔ شہابِ ثاقب یا ٹوٹنے والے تارے زیادہ تر یہی سنگریزے ہوتے ہیں۔ یہ اپنے مدار پر گھومتے رہتے ہیں لیکن جب زمین ان کے مدار کو قطع کرتی ہے تو ان میں سے کچھ زمین کی طرف کھچ آتے ہیں۔ ان کی رفتار تیس ہزار میل فی گھنٹہ سے لے کر ۱۶-۱۷ لاکھ میل فی گھنٹہ تک ہوتی ہے۔ اس تیز رفتاری

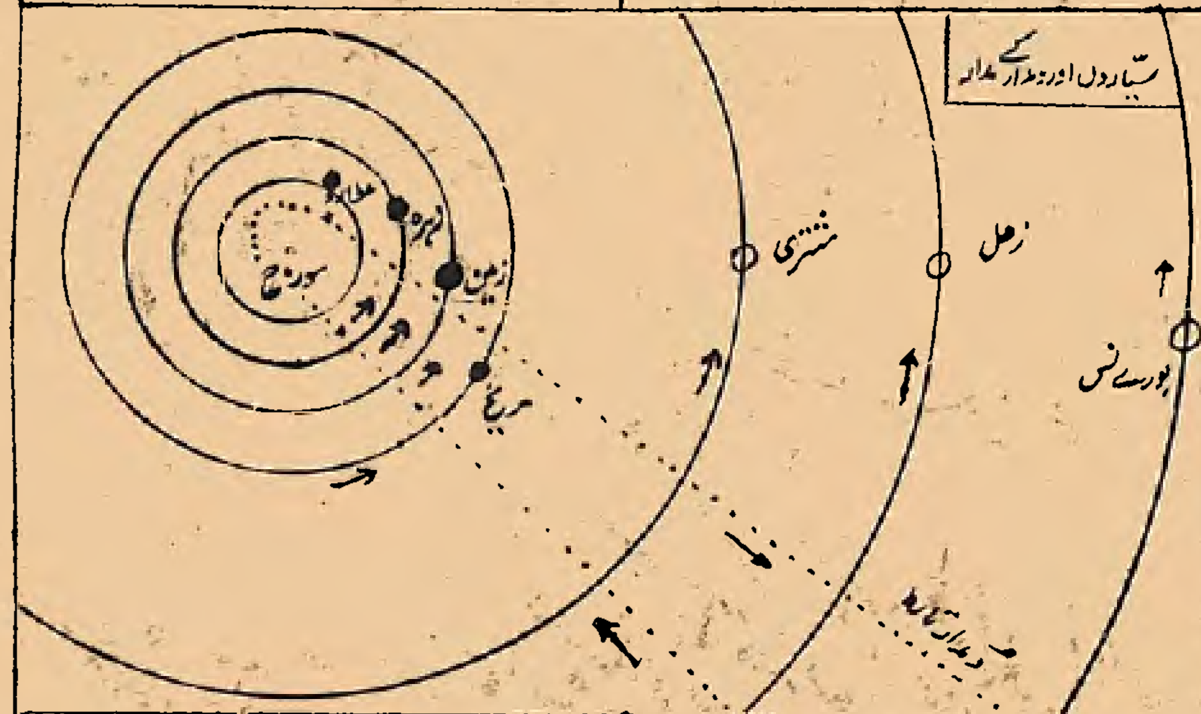

کے باعث ہوا کے خول میں داخل ہو کر ہوا کی رگڑ سے بھڑک اُٹھتے اور جل کر راکھ ہو جاتے ہیں۔ جس وقت بھڑکتے ہیں تو ایک جلتی ہوئی لکیر نظر آتی ہے اور ہم کہتے ہیں تارہ ٹوٹا جب کسی رات شہبِ ثاقبہ کا نظارہ بکثرت آسمان پر نظر آئے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ زمین کسی دمدار تارے کے مدار کو قطع کر رہی ہے۔

دمدار تاروں کے مدار کے علاوہ بھی نظامِ شمسی میں سیاروں کے درمیان جابجا ایسے بے شمار سنگریزے موجود ہیں جو سورج کے گرد مسلسل چکر لگاتے رہتے ہیں۔ سائنسدان کہتے ہیں کہ شاید یہ وہ بچا کھچا مادہ ہے جو سیاروں کی تخلیق کے بعد فضا میں بکھرا رہ گیا ہے۔ یہ ذرّے بھی کبھی کبھی ہوا میں داخل ہو کر بھڑک اُٹھتے ہیں۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ روزانہ قریباً ۷۵ کھرب شہاب فضا میں نمودار ہوتے ہیں۔ ان کی جسامت ریت کے ذرّے سے لے کر چنے کے دانے کے برابر ہوتی ہے۔ زمین کی سطح سے ۷۰-۶۰ میل کی بلندی پر یہ جل کر بھڑکیلے دخان کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اندازہ ہے کہ ان سنگریزوں کے جل اٹھنے کی وجہ سے قریباً ایک ہزار ٹن راکھ روزانہ سطحِ زمین پر گرتی ہے۔

۲۴ گھنٹے جو شہاب کی بارش ہوتی رہتی ہے ان میں سے صرف تیس ہزار کے قریب اس قدر وزنی ہوتے ہیں جتنا کہ چار آنے کا سکّہ۔ بہت تھوڑے ایسے ہوتے ہیں جو اس سے بڑے ہوں۔ لیکن خال خال اتنے بڑے بھی ہوتے ہیں جیسے چھوٹی موٹی چٹان۔ وہ جل کر راکھ ہونے سے قبل زمین تک پہونچ جاتے ہیں۔ اور بڑے دھماکے کے ساتھ گر کر پاش پاش ہو جاتے اور زمین میں دھنس جاتے ہیں۔ امریکہ کے صحرائے ایری زونا میں ایک گڑھا ہے جو پون میل چوڑا اور ۳-۴ سو فٹ گہرا ہے۔ خیال ہے کہ یہ کسی بڑے شہاب کے گرنے سے بنا تھا۔ اسی طرح سنہ ۱۹۰۸ء میں (یعنی جس سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہوئی) سائبیریا (روس) کے جنگل میں ایک ایسا شہاب گرا تھا جس کی گرمی سے میلوں تک درخت جھلس کر خاکستر ہو گئے۔

زمین کے اطراف میں جو ہوا کا غلاف پایا جاتا ہے وہ ہمیں بہت سے خطرات سے محفوظ رکھتا اور ایک مضبوط چھت کا کام دیتا ہے۔ اگر وہ موجود نہ ہوتا تو ریت کے برابر ذرّے بھی ۳۰ ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ہمارے جسموں سے ٹکرا کر انہیں چھلنی کر دیتے اور زمین پر چاروں طرف ہلاکت اور بربادی ہی نظر آتی لیکن خدائے بزرگ و برتر کا یہ کس قدر احسان ہے کہ اس نے ہوا کے ذریعہ ہمیں ان خطرات سے بچایا۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوظًا

(الانبیاء ۳۳)

اور ہم نے آسمان کو ایک محفوظ چھت (یعنی حفاظت کا ذریعہ) بنایا ہے

سورۂ بقرہ آیت ۲۳ میں فرمایا:-

اَلَّذِی جَعَلَ لَکُمُ الارضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً

خدا وہ ذات ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے فرش اور آسمان کو بطور چھت بنایا ہے (تاکہ وہ تمہاری حفاظت کرتا رہے)

ایک اور جگہ فرمایا

اَللّٰہُ الَّذِی جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً (المؤمن ۶۵)

اللہ وہ ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے قرار کی جگہ بنایا ہے اور آسمان کو ایک مکان کی صورت میں حفاظت کیلئے بنایا ہے

ان آیات میں السَّمَآء سے مراد ہوا کا غلاف ہی ہے جو مختلف رنگ میں اہلِ زمین کی حفاظت کرتا ہے

فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْن

جماعت احمدیہ کی اکاونویں مجلس مشاورت ۱۹۷۰ء کی مختصر رپورٹ

قسط نمبر ۲

دوسرا اجلاس

مورخہ ۲۸ر امان (مارچ) کو ۸½ بجے صبح مجلس مشاورت کا دوسرا اجلاس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت و رہنمائی میں شروع ہوا۔ مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب آف سرگودہا کی تلاوت قرآن کریم کے بعد حضور نے اجتماعی دعا فرمائی۔ ازاں بعد حضور کے ارشاد کی تعمیل میں فیصلہ جات مجلس شوریٰ سال گزشتہ کی رپورٹیں پیش کی گئیں۔ بعدہٗ ادارہ جات صدر انجمن احمدیہ۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری حضرت اقدس امیر المومنین اور تحریک جدید انجمن احمدیہ کی سالانہ رپورٹیں پڑھ کر سنائی گئیں۔ ان رپورٹوں کے پڑھے جانے کے دوران وقتاً فوقتاً حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے متعدد اہم ہدایات سے نوازا۔ حضور نے جماعت میں عربی زبان کو رائج کرنے۔ افریقہ میں تبلیغ کے سلسلہ میں ڈاکٹروں کی ضرورت اور جماعت کے تعلیمی ادارہ جات نیز احمدی طلباء کے مسائل پر غور کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی کے قیام سے متعلق قیمتی ارشادات سے نوازا۔ ازاں بعد سب کمیٹی نظارت علیا کی رپورٹ پر غور کیا گیا پونے ایک بجے بعد دوپہر حضور نے نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور کھانے کے لئے اجلاس ملتوی فرمایا

تیسرا اجلاس

اسی روز ساڑھے تین بجے بعد دوپہر مجلس مشاورت کا تیسرا اجلاس حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں شروع ہوا۔ اجتماعی دعا کے بعد حضور کے ارشاد کی تعمیل میں سب کمیٹی تحریک جدید و وقف جدید کی رپورٹ پیش کی گئی رپورٹ پیش کئے جانے کے بعد متعدد ممبران مجلس شوریٰ نے سب کمیٹی کی تجاویز اور سفارشات پر اپنے اپنے خیال کا اظہار کیا۔ غور و خوض کے بعد ممبران نے متفقہ طور پر تحریک جدید انجمن احمدیہ کے میزانیہ بابت ۷۱-۱۹۷۰ء ۵۰-۱۹۴۹ء پیش (جو ۵۶۳۶۲۰۰ روپے کے آمد و خرچ پر مشتمل تھا) اور وقف جدید انجمن احمدیہ کے میزانیہ بابت ۷۱-۱۹۷۰ء ۵۰-۱۹۴۹ء پیش (جو ۲۶۵۰۰۰۰ روپے کے آمد و خرچ پر مشتمل تھا) کے منظور کرنے کی سفارش کی جسے حضور نے منظور فرمالیا۔

ازاں بعد فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ کے چوتھے سال کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی قریباً پونے چھ بجے شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجلاس کے اختتام پذیر ہونے کا اعلان فرمایا۔

اختتامی اجلاس

مجلس شوریٰ کا اختتامی اجلاس مورخہ ۲۹ر امان کو بوقت ۸½ بجے صبح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی و صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ ازاں بعد سب کمیٹی نظارت بیت المال کی رپورٹ پیش کی گئی۔ سب کمیٹی کی تجاویز اور سفارشات پر غور و خوض کرنے کے بعد متعدد ممبران مجلس نے حضور کی خدمت میں اپنے مشورے پیش کئے۔ بحث کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے متعلقہ نظارتوں اور نمائندگان کو زریں نصائح سے نوازا۔ نمائندگان نے متفقہ طور پر سب کمیٹی کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے ۴۲ لاکھ ۹۵ ہزار ۹ سو ۹ روپے کے آمد و خرچ پر مشتمل بجٹ کو منظور کرنے جانے کی سفارش کی جسے حضور نے منظور فرمالیا۔

پرنٹنگ پریس کے لئے وعدہ جات کی والہانہ پیشکش

شوریٰ کے اختتامی اجلاس میں حضور نے ایک اعلیٰ درجہ کا پرنٹنگ پریس قائم کرنے کی ضرورت کا ذکر فرمایا تھا۔ ہر چند کہ حضور نے اس بارہ میں کسی چندہ کی تحریک نہیں فرمائی تھی پھر بھی شوریٰ کے اختتامی اجلاس میں متعدد احباب نے اپنے اپنے وعدے اور بعض نے وعدوں کی رقوم کے چیک حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی اس موقع پر پیش ہونے والے وعدہ جات میں سے سب سے بڑا وعدہ حاجی محمد یعقوب صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا تھا۔ آپ نے دس ہزار روپے کا چیک پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ مکرم ایوب خاں صاحب آف گلاسگو نے پانچ ہزار روپے۔ مکرم عبد اللطیف صاحب سنکوہی نے اڑھائی ہزار روپے۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے، اور اسی طرح بعض دوسرے احباب نے ایک ایک ہزار روپے کے وعدے پیش کئے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور اختتامی خطاب

صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ پر بحث اور اختتامیے پر غور و مشورہ کی تکمیل کے بعد حضور نے نمائندگان کو اختتامی خطاب سے نوازا۔ تعیین جہیز کے متعلق ایک تجویز کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا اصل بات مقدار جہیز کی تعیین نہیں بلکہ اصل اور اہم بات یہ ہے کہ تکلفات نہیں ہونے چاہئیں۔ نہ تو جہیز میں اسراف سے کام لیا جائے اور نہ اس میں نمائش کا کوئی شائبہ ہو جہیز سے متعلق اس بنیادی اصل پر عملدرآمد کی نگرانی ہر احمدی کا فرض ہے۔ اگر ہر احمدی ایسی تقریب رخصتانہ میں شمولیت سے انکار کردے کہ جہاں اسلام کی روح کو ٹھیس پہنچانے کی کوشش کی گئی ہو تو ایسے افراد کی خود بخود اصلاح ہو جائے گی۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ خدا اپنے بندوں کا متولی ہوتا ہے حضور نے فرمایا ہمارے ضمیر میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے۔ ہم تو وہ جماعت ہیں جو زندہ رہنے اور زندہ کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ ہم تو زندگی کا پانی ہیں جس کا دوسرا نام آب حیات ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کی معرفت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے عطا کی گئی ہے۔ ہم اس لئے پیدا کئے گئے ہیں کہ جب دنیا کے سامنے جائیں تو ہمارے چہروں پر طمانیت کے آثار اور مسکراہٹ ہو اور جب خدا کی جناب میں جھکیں تو روتے اور گڑگڑاتے ہوئے اس کے حضور میں سجدہ ریز ہوں

اس روح پرور خطاب کے بعد حضور نے پرسوز اجتماعی دعا فرمائی۔ حضور نے شوریٰ کے اختتام کا اعلان کرتے ہوئے نمائندگان کرام کو اس دعا کے ساتھ رخصت فرمایا کہ وہ ہمیشہ ہی سلامتی کے مورد بنے رہیں۔ حضور نے انہیں اپنی صحت و درازیٔ عمر اور مجوزہ سفر کی کامیابی کیلئے بھی التزام سے دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی ٭

منقولات

سر ظفر اللہ خاں

بین الاقوامی کورٹ آف جسٹس کے صدر کا عہدہ کوئی معمولی عہدہ نہیں ہے۔ یہ دنیا کا ایک بہت بڑا اعزاز ہے جو صرف قسمت والوں کو اور بے نظیر قانونی صلاحیتیں رکھنے والے انسان کو ملتا ہے۔ یقیناً اس حیثیت سے سر ظفر اللہ خاں نہ صرف بڑے انسان ہیں بلکہ ایک عظیم قانون داں بھی ہیں۔ سر ظفر اللہ خاں قائد اعظم محمد علی جناح کے دست راست اور نوابزادہ لیاقت علی خاں کے چہیتے وزیر خارجہ تھے۔ پھر انہوں نے اقوام متحدہ میں پاکستان کی نمایندگی اس حوصلہ اور قابلیت کے ساتھ کی کہ ساری عرب دنیا ان کو اپنا لیڈر سمجھنے لگی۔ جبھی وقت پاکستانی علماء نے ان کے قادیانی ہونے کے جرم میں انہیں کافر کے خطاب سے نوازا تو قاہرہ کی اظہر یونیورسٹی کے پرنسپل نے کہا اگر ظفر اللہ خاں کافر ہے تو ہمیں اس کافر پر بھی فخر ہے! پاکستان کا یہ عظیم فرزند تقریباً ایک طویل عرصے تک پاکستان کی خدمت کرنے کے بعد بین الاقوامی کورٹ آف جسٹس کا جج بنا صرف اس لئے منظور کیا کہ اس کے پاکستانی بھائی ان کے قادیانی ہونے کی وجہ سے ان سے سخت نفرت کرنے لگے تھے اور وہ انہیں کسی بڑے عہدہ پر دیکھنا نہیں چاہتے تھے۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ محض ان کی وجہ سے عوام اور حکومت کے درمیان کھچاؤ پیدا ہو۔ قدرت نے آج ان کی خدمت کا بہت بڑا صلہ دیا ہے۔ اور اس مرتبے پر ساری دنیا کے مسلمانوں کو خوشی ہوئی ہے۔ ظفر اللہ خاں دراصل ہندوستانی تھے انہیں جبراً پاکستان لے جایا گیا!

(ہفت روزہ "فیلڈ مارشل" بنگلور ۲۸ پ)

درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم بابو غلام رسول صاحب آف سرینگر کی ہمشیرہ چند یوم سے بیمار ہیں ڈاکٹروں نے معدہ میں کینسر بتایا ہے۔ خود بابو صاحب کی طبیعت بھی ناساز رہتی ہے، احباب کرام سے اس ہر دو کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

۲۔ ایک غیر احمدی بھائی مکرم عبد المجید صاحب بٹ اپنی اہلیہ محترمہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے اور صالح اولاد نرینہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں ان کے نیک مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

۳۔ میرا بیٹا عزیز جمیل احمد خان چانڈ امسال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے عزیز کی اعلیٰ اور نمایاں کامیابی کیلئے احباب سے خلوص دل سے دعا کی درخواست ہے۔

اخوند اقبال محمد خان۔ ڈیرہ غازیخان۔

جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام

مختلف جماعتوں کی طرف سے موصول ہونے والی رپورٹوں کا خلاصہ

جماعت احمدیہ بنگلور

مورخہ ۲۲ر امان کو زیر صدارت مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ مکرم بی ایم داؤد احمد صاحب کی تلاوت اور مکرم بی ایم نثار احمد صاحب کی نظم کے بعد محترم جی ایم عنایت اللہ صاحب نے بعنوان عسل مصفیٰ تقریر کی۔ موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور آپ کی ہمہ گیر تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے تقوے اور تزکیہ نفس کے پہلوؤں کو دلنشین پیرایہ میں واضح فرمایا۔

دوسری تقریر مکرم بی ایم نثار احمد صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر کی۔ موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے اہم پہلوؤں کو اجاگر کیا

تیسرا مضمون مکرم محمد صبغۃ اللہ صاحب نے نزول مسیح کے عنوان سے سنایا جو پسند کیا گیا

چوتھی تقریر مکرم سید عبدالحفیظ صاحب نے کی۔ موصوف نے اپنے مخصوص عمدہ انداز میں تقویٰ کے خلاف چلنے والوں کے افسوسناک انجام کا نقشہ پیش کیا۔ پانچویں تقریر مکرم سید عبدالرزاق صاحب کی تھی۔ آپ نے بہت دلچسپ انداز میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر فرمائی جو بہت پسند کی گئی۔

چھٹی تقریر محترم مولوی ڈاکٹر محمد امام صاحب نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا مسیحیت اور مہدویت موصوف نے ٹھوس اور پُر مغز پیرایہ میں اپنے مضمون کو بیان کیا۔

آخر میں محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے صدارتی تقریر کی۔ موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت اور آپ کی بے نظیر تعلیم کا ملخص بیان کیا اور جماعت کو حضور کے نصائح پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی۔

یہ بابرکت جلسہ اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوا بعد نماز مغرب و عشاء مکرم بی ایم عبدالرحیم صاحب صدر جماعت احمدیہ بنگلور نے حاضرین کی چائے و شیرینی سے تواضع فرمائی۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

خاکسار محمد حسین سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ بنگلور

جماعت احمدیہ سکندرآباد

مورخہ ۹ر امان کو زیر صدارت مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب دارالانوار میں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ مکرم بشیر الدین صاحب کی تلاوت قرآن پاک کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ اور زریں نصائح "کے عنوان سے بدر کے مسیح موعود نمبر میں شائع شدہ ایک دلچسپ مضمون پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد عزیزم حافظ صالح محمد صاحب نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوان پر ایک پُر مغز اور دلپذیر تقریر کی۔ چونکہ آپ کی تقریر نہایت پُر از معلومات تھی اس لئے تمام سامعین نے توجہ سے سُنی۔ آخر میں صدر محترم نے اپنے مخصوص انداز میں احمدیت کی عظیم الشان اہمیت بیان کرتے ہوئے تمام احباب کو اپنے اندر ایک پاک انقلاب پیدا کرنے اور اپنی ذمہ داریوں کا کما حقہ احساس پیدا کرنے کی تلقین کی۔ دعا پر جلسہ برخاست ہوا

خاکسار علی محمد اے الہ دین سکندرآباد

جماعت احمدیہ رشی نگر کشمیر

مورخہ ۲۲ر مارچ کو زیر صدارت مکرم عبدالسبحان صاحب صدر جماعت جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد کیا گیا۔ سب سے پہلے تلاوت کلام پاک ہوئی جو مکرم محمد رفیق صاحب گنائی نے کی۔ بعد ازاں مکرم عبدالغنی صاحب گنائی نے درثمین میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

ازاں بعد خاکسار عبدالسلام لون نے وَ اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ کی مختصر الفاظ میں تشریح کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت بتائی بعدہٗ مکرم مولوی غلام احمد شاہ صاحب مبلغ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارہائے نمایاں کے عنوان سے ایک ایمان افروز تقریر فرمائی جسے حاضرین نے بہت پسند کیا۔ آخر پر صدر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے عنوان پر ایک نصیحت آموز تقریر کی۔ اور احسن پیرایہ میں حاضرین کو سمجھایا کہ زبانی دعوے کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے عمل کو بھی دوسروں کے سامنے بطور نمونہ رکھنا چاہیئے تاکہ لوگ کثرت کے ساتھ حلقہ بگوش احمدیت ہو جائیں جلسہ کے اختتام پر مکرم مولوی غلام احمد شاہ صاحب نے دعا کرائی اور ساڑھے آٹھ بجے رات جلسہ ختم ہوا

خاکسار عبدالسلام لون سیکرٹری تعلیم و تربیت رشی نگر

جماعت احمدیہ ڈائمنڈ ہاربر بنگال

۲۰ ؍ ۳ کو بروز جمعہ زیر صدارت جناب ماسٹر اختر حسین خان صاحب جلسہ یوم مسیح موعود یہاں مسجد میں منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ امام الزمان کو نہ ماننے کی وجہ سے دنیا بے چین ہے اور دنیا کی سلامتی اسی میں ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لے آئے

ازاں بعد جناب پیار علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوانح حیات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ آج دنیا میں اسلام کی ترقی مسیح موعود کے مشن کے ذریعہ ہی ہو سکتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی جو خدمت کی ہے اس کی مثال تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔

اس کے بعد خاکسار نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ آپ نے دنیا میں ایک روحانی انقلاب برپا کیا ہے۔ تقریر کے آخر میں خاکسار نے مسیح موعود کے ظہور کے وقت اور مسلمانوں کی حالتِ زار پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

آخر میں صاحب صدر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اشاعت اسلام پر روشنی ڈالتے ہوئے جماعت احمدیہ کے ذریعہ دنیا بھر میں تبلیغی کارہائے نمایاں بیان کئے دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار عبدالرحمٰن فانی۔ ڈائمنڈ ہاربر

جماعت احمدیہ سورو (اڑیسہ)

مورخہ ۲۷ر مارچ بروز جمعہ خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ احمدی بچیوں نے قرآن پاک آیات پڑھیں اور نظم پڑھ کر سنائی۔

بعدہٗ مکرم سید سلام الدین صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ سورو نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت پر تقریر کرتے ہوئے ضرورت زمانہ کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا اور بتایا کہ یہی زمانہ آپؑ کی بعثت کے لئے متقاضی تھا۔

اس کے بعد خاکسار نے صدارتی تقریر میں جلسہ کی غرض و غایت بیان کر کے آپؑ کی روح پرور تعلیم اور آپؑ کے ذریعہ ایک پاک جماعت کے قیام پر روشنی ڈالی۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا

خاکسار سید غلام مہدی ناصر مبلغ سورو

قادیاں والو مبارک آپ کا سوزِ دروں

آپ کے خط سے میں سمجھا آپ کو احساس ہے
حصۂ درویش میں بس غربت و افلاس ہے
آپ کے درویش سارے صاحبِ ایمان ہیں
سینکڑوں موتی کی کانیں ان پہ سب قربان ہیں
ایک آنسو آپ کی آنکھوں کا ہے لعل و گُہر
ایک جلوہ آپ کے چہرہ کا ہے رشکِ قمر
موتیوں کی قدر جا کر جوہری سے پوچھیے
آپ تو درویش سارے ہیں ستارے دین کے
آپ کے در کا گدا ہے بادشاہوں کا شہا
آپ کا دل ہے یقیناً عرشِ ربّ دوسرا
آپ اپنی قدر کو پہچان سکتے ہی نہیں
حُسن والے حُسن اپنا جان سکتے ہی نہیں!
آپ فخرِ احمدیت آپ رشکِ اولیاء
آپ کے ہیں واسطے کرتے دعائیں اصفیاء
آپ کے قدموں کی مٹی مشک و عنبر سے فزوں
قادیاں والو! مبارک آپ کا سوزِ دروں
آپ کی سُنتا دعائیں ہے خدائے دوجہاں
آپ پہ راضی رہے ہر دم خدائے قادیاں
آپ کی قربانیوں کا اجر دے گا خود خدا
آپ کی قربانیوں پر مرحبا صد مرحبا!

عبدالحمید آصف

ایک جلسہ کا آنکھوں دیکھا حال

از محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی

میں حال میں ایسے لوگوں کے ایک جلسہ سے واپس آیا ہوں جنہیں ہمارے نہایت محترم علماء کرام کافر کہتے اور واجب القتل قرار دیتے ہیں۔ مجمع ایک لاکھ آدمیوں کا تھا جو دنیا کے کونے کونے سے محض اور محض اس لئے جمع ہوئے تھے کہ مجموعی طور پر سب مل کر خدائے برتر کی تحمید و تقدیس اور خاتم النبیین حضور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مقدس کی خدمت میں درود و سلام کا ہدیہ پیش کریں۔ اجتماعی طور پر خدائے قادر و توانا سے اسلام کی برتری اور آقائے دو جہاں حضرت رسول مقبول علیہ الصلوۃ والسلام کے نام کی سربلندی کی دعائیں مانگیں۔ اپنے گناہوں کی مغفرت اور اپنے معاصی کی معافی کے لئے رو رو کر اور گڑگڑا کر حضور رب العالمین میں دعائیں کریں۔ روح پرور اور ایمان افروز خطبات اور مواعظ سے لطف اندوز اور بہرہ ور ہوں۔ قرآن کریم کے حقائق اور ارشادات رسولؐ کے معارف سن کر اپنے ایمانوں کو تازہ کریں۔ دینی نصیحتوں اور اسلامی اخلاق سے بھرپور لیکچروں میں شامل ہو کر اپنی حالت کو سنواریں۔ دنیا کے تمام ممالک میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے اسلام کی اشاعت کے حالات سن کر اپنی روحوں کو سکینت بخشیں اور خدا کا شکر بجا لائیں کہ اللہ پاک نے دنیا بھر کے مسلمانوں میں سے صرف ان کو اعلائے کلمۃ اللہ اور اسلام کی اشاعت کی توفیق بخشی۔ دوسرے مسلمان دوسرے کاموں میں مصروف رہے اور خدا کے یہ غریب بندے دنیا کے ہر ملک میں پہنچ کر اسلام کا جھنڈا بلند کرنے اور اپنے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام اور کام کو دنیا کے سامنے پیش کرنے میں منہمک رہے اور منہمک ہیں جو دینی اخلاقی اور اصلاحی تقریریں ان لوگوں کے جلسوں میں ہوئیں، عشق الہٰی، محبت رسولؐ اور ارکان اسلام کی پابندی کے جو روح پرور اور ایمان افروز نظارے یہاں دیکھنے میں آئے۔ اسلام، قرآن اور آقائے دوجہاں کی جو خدمت یہ مٹھی بھر بے سہارا اور بے سرمایہ غریب و بیکس گروہ کر رہا ہے اور اسلام کے مخالفین کا جس بے جگری اور بے خوفی کے ساتھ یہ لوگ کامیاب مقابلہ کر رہے ہیں اس کا بہت ہی ہلکا سا خاکہ میں یہاں کھینچتا ہوں۔ اس خاکہ میں مصنوعی رنگ آمیزی کر کے خوشنما بنانے کی کوشش نہیں کی گئی ہے بلکہ جو کچھ دیکھا تھا وہی لکھا ہے اور جو کچھ لکھا ہے وہی دیکھا تھا!

وَاللّٰہُ عَلیٰ مَا اَقُوْلُ شَہِیْد

(۱) جلسہ شروع ہونے پر سب سے پہلے ایک نہایت نورانی صورت کے بزرگ سٹیج پر تشریف لائے۔ جو اگرچہ ایم اے آکسن ہیں مگر ان کی نہایت خوبصورت گھنی ڈاڑھی ان کی حسین شکل کو اور بھی زیادہ دلکش بنا رہی تھی۔ ایک لاکھ آدمیوں کا یہ مجمع انہیں دیکھتے ہی بے اختیار ان کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو گیا۔ انہوں نے ثناء، تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے ساتھ جلسہ کا آغاز کیا۔ ان کی آواز میں اس قدر لطافت اور حلاوت تھی کہ سارے مجمع پر سناٹا چھا گیا۔ ازاں بعد انہوں نے نہایت ہی شیریں لہجہ میں فرمایا کہ "ہمارا یہ جلسہ کوئی سیاسی اجتماع یا دنیوی میلہ نہیں ہے بلکہ ہم یہاں محض اللہ تعالےٰ کی رضا کے حصول اور رسول پاک محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام بلند کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اور تمام دنیا کے ممالک سے اس لئے یہاں آئے ہیں کہ تا شاید خدا تعالےٰ کے فضل و رحم سے ہمیں یہاں اس قادر و توانا خدا کے حضور اجتماعی دعائیں کرنے کی توفیق مل جائے اور ان دعاؤں کے نتیجہ میں وہ ستار و غفار خدا اپنی مغفرت کی چادر میں ہمیں ڈھانپ لے اور آسمان سے ہم پر اپنی رحمت نازل فرمائے جس سے ہماری ساری کمزوریاں دور ہو جائیں"

اس کے بعد اس مرد بزرگ نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ بعض قرآنی دعائیں تلاوت کیں اور پھر نہایت عجز و انکسار، سوز و گداز، تضرع و ابتہال اور پُرسوز و پُردرد لہجہ میں خداوند کریم کے حضور باآواز بلند یہ دعا مانگی:۔

"اے ہمارے حیّ و قیوم اور قادر و توانا خدا! اے ہمارے رب اور اے ہمارے خالق! ہماری کمزوریوں سستیوں، غفلتوں، کوتاہیوں، خطاؤں اور گناہوں نے ہماری نیکیوں کو دبا لیا ہے۔ تو ہم پر رحم کر اور ہمیں اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے ہم شرمندہ ہیں اور نہایت شرمندہ ہیں کہ نیکیوں کے خوشنما پھول اور اعمالِ صالحہ کے خوبصورت ہار تیرے حضور میں پیش کرنے کے لئے نہیں لا سکے اور خالی ہاتھ حاضر ہو گئے ہیں مگر تیرے فضل و رحم کی امید پر تجھ سے تیری رحمت کی بھیک مانگتے ہیں۔ پس ہماری جھولیوں کو اپنے عشق اور اپنے رسول پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے اوپر تک بھر دے۔ اے ہمارے رحمٰن اور رحیم خدا! ہمیں توفیق دے کہ ہم تیرا جلال اور تیرے محمدؐ کا حسن تمام دنیا میں پھیلا دیں۔ اور محمدؐ اور اس کے دین کی عظمت کا سکہ تمام دنیا میں بٹھا دیں۔ محمدؐ کا نور سارے جہان میں پھیل جائے اور حضورؐ کے دشمن خائب و خاسر اور ناکام و نامراد ہوں اللّٰھم آمین۔"

دعا کے ہر فقرہ کے ساتھ تمام حاضرین نے نہایت والہانہ طور پر آمین کہی اور اس طرح یہ پرسوز دعا ختم ہوئی۔ دعا کا یہ نظارہ اس قدر رقت آمیز اور عجیب و غریب تھا کہ میں نے آج تک کسی اسلامی، سیاسی یا اصلاحی جلسہ میں نہیں دیکھا تھا اور میں حیرت کے ساتھ سوچ رہا تھا کہ کیا ایسی ایمان افروز اور روح کو تڑپا دینے والی دعا ایک "کافر، مرتد، ملحد اور بے دین" کے منہ سے نکل سکتی ہے؟

دعا کے بعد جلسہ کی اصل کارروائی شروع ہوئی۔ یہ خالص دینی اور مذہبی اجتماع جس میں سیاست کا ذرا سا بھی حصہ نہ تھا نہایت خیر و خوبی اور امن و سکون کے ساتھ تین دن صبح سے شام تک ہوتا رہا۔ درمیان میں ظہر اور عصر کی نمازوں کے لئے وقفہ ہوتا تھا جس میں تمام حاضرین نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ درگاہِ رب العزت میں سجدہ ریز ہوتے تھے۔ تمام نمازیں ان ہی بزرگ نے پڑھائیں جنہوں نے شروع میں دعا کی تھی۔ جلسہ کے ہر اجلاس کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے ہوتا تھا جو نہایت خوش الحانی کے ساتھ کوئی قاری کرتا تھا اور اس کی آواز متعدد لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ آسانی کے ساتھ تمام مجمع تک پہنچ جاتی تھی۔ توحید خداوندی کی عظمت، ہستی باری تعالےٰ کے دلائل۔ قرآن کریم کے نکات۔ حاملِ قرآن کے فضائل۔ قرآن حمید کی خدمت۔ سیرۃ نبویؐ کے واقعات۔ اسلام کی حقانیت۔ اصول اسلام کے حقائق۔ ارکانِ اسلام کے معارف اور تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کے حالات پر جو مہتم بالشان تقریریں ان تین دنوں میں وہاں ہوئیں وہ حقیقت سننے سے تعلق رکھتی تھیں ان میں سے بعض تقریروں کے عنوان یہ تھے۔

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ مکّی دور میں ۲۔ خلافت راشدہ اور تجدید دین ۳۔ اسلام کی نشاۃِ ثانیہ۔ ۴۔ نبوتِ محمدیہ کی تاثیرات ۵۔ منکرین ہستیٔ باری تعالےٰ کے شکوک کا ازالہ۔ ۶۔ دعا کا فلسفہ۔ ۷۔ بلادِ غربیہ میں عیسائیوں کے جدید رجحانات۔ ۸۔ بہائیت اور اسلام ۹۔ قرآن کریم کے تراجم مختلف زبانوں میں ۱۰۔ مشرقِ بعید کا تبلیغی جائزہ ۱۱۔ اسلامی نماز اور دیگر مذاہب کی عبادتیں اور ارکان نماز کا فلسفہ

سب سے آخر میں وہی نورانی صورت بزرگ تشریف لائے اور انہوں نے حضور خاتم النبیین افضل الرسل خیر البشر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب میں ایسی پُرجوش، پُر معارف اور اثر انگیز تقریر فرمائی کہ شاید ہی کبھی کسی شخص نے آنحضورؐ کے محامد میں ایسی دلآویز اور دلنشین تقریر کی ہو۔ تقریر کا موضوع لولاک لما خلقت الافلاک اور نیز آنحضورؐ کا یہ ارشاد تھا کہ "میں اس وقت سے خاتم النبیین ہوں جب آدم مٹی اور پانی کے درمیان تھے۔ تقریر کی خوبی و روانی کا لطف ان ہی لوگوں نے اٹھایا جن کو اس جلسہ میں شمولیت کا موقع ملا تھا۔ خدا کرے یہ بے نظیر اور پُرمعارف تقریر جلد ترچھپ کر منظرِ عام پر آجائے۔

تقریر کے بعد ان ہی بزرگ نے نہایت پُراثر اور درد انگیز اور رقت بھری دعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام فرمایا۔ اور سب حاضرین تقریروں سے پورے طور پر لطف اندوز ہونے کے بعد سپیشل ٹرینوں، سینکڑوں بسوں اور بے شمار کاروں کے ذریعہ اپنے اپنے مستقر کو روانہ ہو گئے۔ مگر اپنے دلوں میں جلسہ کی تقریروں کا ایسا اثر لے کر گئے جو عرصہ تک انہیں نہیں بھولے گا۔

(۲) مذہبی فرائض کی بجاآوری۔ ارکانِ اسلام کی پابندی۔ ذکرِ الہٰی اور تلاوتِ قرآن پاک میں شغف و انہماک جیسا میں نے یہاں دیکھا ایسا کہیں نظر نہ آیا۔ دسمبر کی سخت کپکپا دینے والی سردی میں از حد بہت لوگ نہایت والہانہ شوق کے ساتھ مسجد کی طرف دوڑتے تھے۔ اور بستی کی جامع مسجد جو کافی طویل و عریض ہے اور اس کا بارانی صحن نمازیوں سے کھچا کھچ بھر جاتا تھا۔ اور بہت سے لوگ مسجد سے باہر کے میدان میں نماز پڑھنے پر مجبور ہوتے تھے۔ یہی نہیں بلکہ یہاں تہجد کی نماز بھی جماعتی طور پر چار بجے صبح نہایت التزام کے ساتھ ہوتی تھی اور تہجد کے بعد لوگ بیٹھے آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے تھے۔ نماز فجر کے بعد باقاعدہ طور پر روزانہ قرآن کریم اور احادیث رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا درس ہوتا تھا جس میں ضرورت کے مطابق آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات نہایت عمدگی کے ساتھ سنائے جاتے تھے اور لوگ انتہائی ذوق و شوق سے انہیں سنتے تھے۔ فجر کے علاوہ بھی ساری نمازیں وہ لوگ بڑی للہیت کے ساتھ ادا کرتے تھے بلکہ ان کا سارا ہی وقت قال اللہ اور قال الرسول میں بسر ہوتا تھا۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ ان سب لوگوں کو نہایت سختی کے ساتھ سرکاری طور پر اس بات کی ممانعت کر دی گئی ہے کہ سوائے خدا و رسول کی باتوں اور دینی تذکروں کے یہاں ہرگز کسی قسم کی کوئی اور بات نہ کریں۔ عجیب فضا اور عجیب ماحول تھا جس میں میں نے اپنے یہ دن گزارے۔ لوگوں کی باہمی الفت و محبت کا یہ حال تھا کہ نہایت تپاک سے اپنے بھائیوں کے ساتھ مصافحہ اور معانقہ کرتے اور بڑی گرمجوشی کے ساتھ ایک دوسرے سے السلام علیکم کہتے تھے میں نے وہاں مردوں کی نگاہیں نیچی اور عورتوں کو پورے برقعہ میں دیکھا۔ پولیس کی عدم موجودگی کے باوجود تینوں دن میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی عورت کو راہ چلتے کوئی شکایت پیدا ہوئی ہو۔ حالانکہ عورتیں بھی بہت کثرت کے ساتھ اس جلسہ میں اپنے باپوں، اپنے شوہروں اور اپنے بھائیوں اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ آئی ہوئی تھیں لیکن ان کا جلسہ بالکل الگ ایک علیحدہ چار دیواری میں ہوا جس میں کسی مرد کو داخل ہونے کی اجازت نہ تھی۔ اسی طرح مردوں کے جلسہ میں ایک بھی عورت نہ تھی جس کے باعث مقررین کو "خواتین و حضرات" کا معروف نعرہ کہنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئی۔

اس سلسلہ میں منتظمین کی ہمت پر بے اختیار آفرین کہنے کو دل چاہتا ہے کہ انہوں نے انتہائی قابلیت اور لیاقت کے ساتھ بڑی مستعدی اور خلوص سے اتنے عظیم الشان مجمع کے طعام اور قیام کا خاطر خواہ بندوبست کیا۔ اور حتی الامکان کسی کو کوئی تکلیف نہیں ہونے دی۔ سب کو ان کی قیامگاہوں پر کھانا پہنچایا گیا اور کسی ایک شخص سے بھی کھانے کی قیمت یا قیام کا کرایہ وصول نہیں کیا گیا۔ درحقیقت یہ ایثار و خلوص کا اتنا بڑا مظاہرہ ہے کہ تمام دنیا میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ واقعہ یہ ہے کہ بڑی بڑی جماعتیں مجلسیں، کانفرنسیں اور عظیم الشان اجتماع بھی اگر اس قربانی کی تقلید کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے۔ اور ہمارے سامنے کوئی مثال ایسی موجود نہیں کہ ایک لاکھ آدمیوں کے قیام و طعام کا اس طرح مفت انتظام کیا گیا ہو۔

اس بستی کے رہنے والوں کی تعداد جہاں یہ جلسہ ہوا چودہ پندرہ ہزار سے ہرگز زیادہ نہیں ہوگی۔ مگر دین کی اشاعت اور اسلام کی تبلیغ اور آنحضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو بلند کرنے کا جو جذبہ والہانہ اس بستی کے ساکنین میں پایا جاتا ہے۔ ایسا جذبہ اسلامی دنیا کے کسی بڑے سے بڑے شہر کے باشندوں میں بھی نہیں پایا جاتا۔ اس بستی کے رہنے والے سینکڑوں افراد آج دنیا کے تمام ممالک میں نہایت انہماک کے ساتھ فریضۂ تبلیغ ادا کر رہے ہیں اور دین کی خدمت کے لئے انہوں نے اپنے آپ کو بالکل وقف کر دیا ہے۔ یہ تبلیغی جذبہ یہاں کے بڑوں میں ہی نہیں بلکہ بچوں تک میں اتر کر گیا ہے

میں سڑک پر جا رہا تھا کہ سامنے سے ایک سات آٹھ برس کی بچی اپنے دو ڈھائی سال کے بھائی کو گود میں لئے آ رہی تھی مگر بھائی اس سے سنبھلتا نہیں تھا اس لڑکی نے سستانے کے لئے بھائی کو سڑک کے کنارے پڑے ہوئے ایک پتھر پر بٹھا دیا۔ اور اس سے پوچھنے لگی۔ بھائی! بتا جب تو بڑا ہوگا تو تبلیغ کے لئے باہر جائے گا یا نہیں؟ بول بھائی! کیا تو بڑا ہو کر تبلیغ کے لئے باہر جائے گا؟ جواب کیوں نہیں دیتا؟ بتا تبلیغ کے لئے باہر جائے گا یا نہیں؟

لڑکی اپنے ننھے معصوم بھائی سے برابر یہ پوچھتی رہی اور میں یہ سوچتا ہوا آگے بڑھ گیا کہ

جس قوم کی ماؤں نے اپنے
ننھے ننھے معصوم بچوں کے دلوں
میں تبلیغ اسلام کا ایسا جذبہ
پیدا کر دیا ہے وہ کیسی مبارک ہیں

اس بستی کے رہنے والے ایک چھوٹے سے بچے سے میں نے پوچھا میاں آپ کونسی جماعت میں پڑھتے ہیں؟ بچے نے بڑے ہی مودبانہ طریقہ سے جواب دیا "جناب! میں پانچویں جماعت پاس کر کے اب چھٹی میں پڑھ رہا ہوں"۔ میں نے کہا "اردو حساب جغرافیہ انگریزی تو آپ پڑھ ہی رہے ہیں قرآن شریف بھی کچھ پڑھا یا نہیں؟" بچے نے جواب دیا "جناب! میں نے دس سیپارے تو ختم کر لئے ہیں اب گیارھواں شروع کر رکھا ہے"۔ میں نے پھر پوچھا "اچھا میاں یہ تو بتاؤ کہ آپ کو نماز آتی ہے"۔ بچے نے جواب دیا "جی! سب سے پہلے تو ہمیں نماز ہی سکھائی گئی تھی"۔ میرے کہنے پر بچے نے فرفر ساری نماز سنا دی۔ جس پر میرے منہ سے بے اختیار نکلا "مبارک ہے وہ درسگاہ جہاں چھوٹے بچوں کی ایسی تربیت اور دینی تعلیم ہوتی ہے۔ اس کے بالمقابل ۱۹۴۷ء کا ایک واقعہ میری آنکھوں کے سامنے گھوم گیا جبکہ پانی پت کے ایک اسلامیہ ہائی سکول کی نویں جماعت کے ایک طالب علم سے جو ایک سب انسپکٹر پولیس کا لڑکا تھا ہیڈ ماسٹر نے پوچھا کہ میاں الحمد تو سناؤ تو وہ سنا نہ سکا اور خاموش ہو کر رہ گیا!!

یہ ایک واقعہ ہے جسے کسی صورت سے بھی جھٹلایا نہیں جا سکتا کہ جس مستعدی اور پامردی اور استقلال کے ساتھ یہ لوگ منظم طور پر تمام دنیا میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ جس تیزی کے ساتھ دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمے کر رہے ہیں، جس سرعت کے ساتھ دنیا کے تمام ممالک میں اپنے تبلیغی مراکز قائم کر رہے ہیں۔ اور جس بلند حوصلگی کے ساتھ کفر کے مرکزوں میں خدائے واحد کی عبادت کے لئے مسجدیں تعمیر کر رہے ہیں جس شوق کے ساتھ تمام دنیا میں بچوں اور بڑوں کے لئے مکتب سکول اور کالج قائم کر رہے ہیں جس لیاقت کے ساتھ دنیا کی مختلف زبانوں میں اشاعتی لٹریچر شائع کر رہے ہیں اور جس قابلیت کے ساتھ تبلیغ اسلام کے لئے مختلف ممالک سے مختلف زبانوں میں اخبارات و رسائل نکال رہے ہیں اس کی کوئی نظیر دنیائے اسلام میں موجود نہیں۔ ان کے کام اور ان کی نیت پر خواہ کتنے ہی اعتراض کئے جائیں مگر اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ کام کرنے کا بے پناہ جذبہ ان میں پایا جاتا ہے جو روز بروز بڑھ رہا ہے گھٹتا بالکل نہیں۔ کاش! ان پر اعتراض کرنے والے خود کوئی نمونہ ایثار و قربانی کا پیش کرتے۔ خود اسلام کے لئے کچھ نہ کرنا اور دوسروں کے کام میں کیڑے نکالنا ہرگز کوئی محمود صفت نہیں ہے۔ مگر ان لوگوں کے علماء نے تو پہلے ہی شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی سے صاف طور پر کہہ دیا تھا ؎

کرتے ہیں شب و روز مسلمانوں کی تکفیر
بیٹھے ہوئے کچھ ہم بھی تو بیکار نہیں ہیں

اسی موقف پر یہ علماء کرام آج تک نہایت سختی کے ساتھ قائم ہیں۔

مضمون طویل ہو گیا اور آپ شاید پڑھتے پڑھتے اکتا گئے ہوں گے اس لئے ان لوگوں کی تبلیغی کوششوں کا بہت ہی ہلکا سا جائزہ لے کر میں اسے ختم کرتا ہوں

ان لوگوں نے دنیا کے مختلف ممالک میں پانچ سو اشاعتی مرکز قائم کر رکھے ہیں جن کی تعداد میں برابر اضافہ ہو رہا ہے۔ ان خالص اسلامی مراکز سے دن رات کفر کی سرحدوں پر زور شور کی تبلیغی گولہ باری ہو رہی ہے۔ دنیا بھر کے جن ممالک میں ان کے تبلیغی مراکز قائم ہیں ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں:-

ایران۔ عراق۔ شام۔ فلسطین۔ عدن جاوا سماٹرا۔ بورنیو۔ ملایا۔ مسقط۔ کیپ ٹاؤن۔ جزیرہ بالی۔ اٹلی۔ جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ ہالینڈ۔ سکنڈے نیویا۔ فرانس۔ انگلستان سپین۔ جزائر غرب الہند۔ ارجنٹائن۔ ٹرینیڈاڈ واشنگٹن۔ نیویارک۔ پٹس برگ۔ شکاگو ڈیٹرائٹ۔ برٹش گی آنا۔ مارشیس۔ نیروبی تنزانیہ۔ آئیوری کوسٹ ٹوگولینڈ۔ یوگنڈا سیرالیون۔ نائیجیریا۔ غانا۔ ڈچ گی آنا۔ سنگاپور۔ لائبیریا۔ سیلون۔ برما۔ گیمبیا اور ہندوستان کے بہت سے مقامات۔

خدائے واحد کی عبادت کے لئے تبلیغ کے مرکزوں میں جو مسجدیں ان لوگوں نے اپنے خرچ سے بنائی ہیں ان کی مجموعی تعداد ۳۰۴ ہے۔ اور اس تعداد میں روز بروز زیادتی ہو رہی ہے۔ جن ممالک میں یہ مساجد تعمیر کی گئی ہیں ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں:-

غانا۔ انڈونیشیا۔ سیرالیون۔ یوگنڈا تنزانیہ۔ امریکہ۔ جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ۔ ہالینڈ ڈنمارک۔ انگلستان۔ سنگاپور۔ فلسطین۔ برما مارشیس۔ کینیا۔ بورنیو گیمبیا۔ وغیرہ

جو تبلیغی سکول اور کالج ان لوگوں نے دنیا کے مختلف ممالک میں قائم کر رکھے ہیں اس وقت ان کی تعداد ۱۷۰ کے قریب پہنچتی ہے۔ لیکن یقین ہے کہ مستقبل قریب میں یہ تعداد بہت بڑھ جائے گی۔

ان لوگوں کا ایک بڑا کام اور بہت بڑا مقصد خدا تعالیٰ کے آخری پیغام کو تمام دنیا اور دنیا کی ہر قوم تک پہنچانا ہے۔ اس مقدس فرض کو یہ لوگ بڑی تیزی اور سرعت کے ساتھ انجام دے رہے ہیں چنانچہ مندرجہ ذیل زبانوں میں قرآن پاک کے ترجموں کا کام ہو رہا ہے انگریزی۔ جرمنی۔ ڈچ۔ فرانسیسی۔ سواحیلی روسی۔ انڈونیشین۔ پرتگیزی۔ ہسپانوی۔ اطالوی۔ ملائی۔ ہندی۔ گورمکھی وغیرہ۔

اپنے تبلیغی کاموں کی اشاعت و ترویج کے لئے ان لوگوں نے اپنے مرکز سے آٹھ اخبارات و رسائل نکال رکھے ہیں۔ بیرونی ممالک سے بھی ۱۸ اخبارات دنیا کی مختلف زبانوں میں جاری کر رکھے ہیں اور اپنا تبلیغی لٹریچر جو دنیا کی ہر زبان میں یہ لوگ شائع کر رہے ہیں اس کی تو کوئی انتہا نہیں۔ غرض تبلیغ و اشاعت اسلام ان کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ مجھے تو ان لوگوں کی مساعی اور اس سرزمین کا ماحول دیکھ کر بار بار اس بات کا خیال آ رہا ہے کہ یہ لوگ اپنے عمل اور کردار سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو چیلنج دے رہے ہیں کہ آؤ اور ان باتوں میں ہمارا مقابلہ کرو:-

۱۔ التزام کے ساتھ نماز تہجد پڑھنے میں
۲۔ نہایت الحاح و زاری کے ساتھ دعاء اپنی دینی و اخلاقی حالت کی اصلاح اور اسلام کی برتری کے لئے۔
۳۔ دن رات کے بیشتر حصوں میں رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں
۴۔ اسلام کی تبلیغ و اشاعت دنیا کے ہر ملک میں والہانہ تڑپ کے ساتھ کرنے میں
۵۔ باہمی اخوت و محبت۔ اتفاق و اتحاد اور تنظیم میں
۶۔ دنیا بھر میں اسلامی لٹریچر پھیلانے اور مساجد کی تعمیر میں
۷۔ قرآن پاک کے تراجم شائع کرنے میں
۸۔ اپنی زندگیاں خدمت اسلام کے لئے وقف کرنے میں ۔ ۹۔ دنیا کے تمام ممالک میں عیسائیت کا کامیاب مقابلہ کرنے میں ۱۰۔ دنیا کے دور دراز ممالک میں تبلیغی مشن کھولنے میں

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

امتحان کتب سلسلہ

امسال نظارت ہذا کی طرف سے "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے بقیہ حصہ (یعنی صفحہ ۲۳ کے دوسرے سوال سے لے کر صفحہ ۱۹۰ تک) کا امتحان مورخہ ۲۵ اخاء ۱۳۴۹ ہش مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۰ء بروز اتوار منعقد ہوگا۔ احباب جماعت سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ابھی سے امتحان میں شرکت کے لئے تیاری شروع کر دیں گے۔ خصوصاً وہ دوست ضرور شمولیت فرمائیں گے جنہوں نے گزشتہ سال شمولیت فرمائی تھی۔

نئے شامل ہونے والے ابھی سے کتاب منگوالیں۔ یہ کتاب نظارت ہذا سے ایک روپیہ میں مل سکتی ہے محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

صدر صاحبان، سیکرٹریان تبلیغ اور مبلغین کرام احباب میں تحریک جاری رکھیں اور ابھی سے امتحان میں شامل ہونے والوں کی مکمل فہرست بھجوادیں۔ یاد رکھیں کہ فہرست تیار کرتے وقت امیدوار کا نام، ولدیت یا زوجیت، سکونت، ڈاکخانہ، ضلع اور صوبہ وغیرہ تفاصیل کا اندراج نہایت ضروری ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کرنے والی لجنات

اپنی لجنہ کی رپورٹ جلد بھجوائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کرنے کے لئے تمام لجنات کو مرکز کی طرف سے خطوط کے ذریعہ اطلاع دی جاچکی ہے۔ نیز اخبار بدر کے ذریعہ بھی اطلاع ہو چکی ہے۔ لیکن افسوس کہ قادیان کے علاوہ کسی لجنہ کی طرف سے رپورٹ نہیں ملی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ تحریک ایک روحانی تحریک ہے۔ ان آیات میں متقی مومنوں اور کافروں اور ساتھ ہی منافقین کا ذکر ہے۔ جہاں مومنوں کی صفات کا ذکر کیا گیا ہے وہاں منافقین کے بارے میں ان سترہ آیات میں زیادہ تفصیل بیان کی گئی ہے اور قرآن مجید کی ابتداء میں ہی ان کے حالات سے باخبر کیا گیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات کو حفظ کرنے اور ان کا ترجمہ یاد کرنے اور تفسیر پڑھنے کی طرف جماعت کو توجہ دلائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"میرے دل میں یہ خواہش شدت سے پیدا کی گئی ہے کہ قرآن کریم کی سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیتیں جن کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے ہر احمدی کو یاد ہونی چاہئیں اور جس حد تک ممکن ہو ان کی تفسیر بھی آجانی چاہئے اور پھر ہمیشہ دماغ میں وہ مستحضر بھی رہنی چاہئے ۔۔۔ مجھے آپ کی سعادت مندی اور جذبۂ اخلاص اور اس رحمت کو دیکھ کر جو ہر آن اللہ تعالیٰ آپ پر نازل کر رہا ہے امید ہے کہ آپ میری روح کی گہرائی سے پیدا ہونے والے اس مطالبہ پر لبیک کہتے ہوئے ان آیات کو زبانی یاد کرنے کا اہتمام کریں گے۔ مرد بھی کریں گے عورتیں بھی یاد کریں گی۔ بچے بڑے سب ان سترہ آیات کو ازبر کریں گے"

(الفضل یکم اخاء اکتوبر ۱۳۴۸ ہش / ۱۹۶۹ء)

پس میں تمام لجنات بھارت سے درخواست کروں گی کہ اپنی اپنی لجنہ کی تمام ممبرات اور ناصرات کی تمام ممبرات کو سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کروا کر جلد از جلد رپورٹ بھجوائیں۔ تا ان کے نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جاسکیں۔

(سیدہ) امۃ القدوس
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

فارم اصل آمد

دفتر ہذا کی طرف سے بڑی بڑی جماعتوں کے موصیوں کی خدمت میں ان کے فارم اصل آمد سیکرٹریان مال کی معرفت بھجوائے جا رہے ہیں۔ تمام موصیوں سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد فارم مکمل کر کے واپس ارسال فرمائیں تا کہ ان کا سالانہ حساب ان کی خدمت میں بھجوایا جاسکے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت وصیت سے ایک ماہ کے اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو اطلاع دے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۲۷۶ منکہ سید حنیف احمد ولد سید عبد المنعم صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کوسمبی ڈاکخانہ سونگڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ $\frac{9}{6}$ ۶۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے (۱) ایک مکان موضع کوسمبی کھیوٹ کھاتہ نمبر ۲۱۲ خسرہ نمبر ۲۷۰۳ رقبہ ۵۳ ڈسمل جس کی قیمت بازاری اس وقت اندازاً مبلغ اڑھائی ہزار روپیہ ہے (۲) کھیتی زمین جو کہ چار گونٹھ ہے جس کا پلاٹ نمبر ۳۰۹ موضع کوسمبی کھیوٹ نمبر ۴۵ رقبہ ۱۲۰ ڈسمل جس کی بازاری قیمت اس وقت اندازاً فی گونٹھ ۳۰۰/- روپیہ کے حساب سے بارہ سو روپیہ ہے (۳) اس کے علاوہ نقد ۳۰۰/- جو میرے بڑے بھائی جائداد کے سلسلہ میں دیتے ہیں۔ (۴) ایک ریڈیو جس کی قیمت ۳۰۰/- روپیہ ہے نوٹ (۵) ایک گھڑی قیمتی ۱۰۷ روپیہ ہے۔ اس پوری جائداد کا $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں ۔۔۔ اس وقت ۱۸۱ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ (العبد) سید حنیف احمد $\frac{9}{6}$ ۶۹ء ہیڈ ماسٹر کوراپٹ این اے سی ایم ای سکول۔ پوسٹ آفس ودمورتی پیٹ ضلع کوراپٹ۔ اڑیسہ گواہ شد سید عبد السلام دفتر اے جی آفس بھوبنیشور اڑیسہ گواہ شد سید محمد سرور احمدی۔ دفتر اکونٹنٹ جنرل اڑیسہ بھوبنیشور

وصیت نمبر ۱۳۲۸۳ منکہ بشریٰ طیبہ بنت مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی قوم اعوان پیشہ طالبعلمی عمر ۱۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ $\frac{3}{7}$ ۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

۱- میرے اباجان مولوی محمد ابراہیم صاحب نے مجھے ایک ہزار روپیہ نقد ادا کیا ہے ۲- ایک جوڑی کانٹے طلائی وزنی نصف تولہ۔ ۳- میرا جیب خرچ دس روپیہ ماہوار مجھے اباجان سے ملتا ہے۔ اس کے سوا میری اور کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور شرط اول وا علان وصیت کی رقم اور نقد روپیہ کا $\frac{1}{10}$ حصہ ادا کرنے کو تیار ہوں۔ اور یہ بھی عہد کرتی ہوں کہ آئندہ جو میری جائداد یا آمد ہوگی اس کا بھی $\frac{1}{10}$ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور ایسا ہی پیدا ہونے والی جائداد کی بھی اور ترکہ جو مرنے پر ہو اس کی بھی۔ دلہستہ بشریٰ طیبہ $\frac{3}{7}$ ۶۸ گواہ شد محمد ابراہیم قادیانی درویش قادیان $\frac{3}{7}$ ۶۸ گواہ شد بشیر احمد گھنیالیاں موصی نمبر ۱۰۹۴۴ محلہ احمدیہ قادیان

یہ موصی کہاں ہیں

مکرم بخش علی خان صاحب ولد محمد حسین صاحب ساکن دیپا نگر (یوپی) جو ملٹری میں ملازم تھے، اور انہوں نے گوا GOA سے وصیت کی تھی۔ ان کا قریباً دو سال سے دفتر ہذا سے رابطہ نہیں ہے اور نہ یہ معلوم ہے کہ وہ کہاں ہیں چندہ حصہ آمد کی عدم ادائیگی کی وجہ سے ان کی وصیت کے منسوخ ہونے کا خطرہ ہے۔ وہ اگر خود اس اعلان کو پڑھیں تو دفتر ہذا سے رابطہ قائم کریں۔ اگر کسی اور دوست کو ان کا ایڈریس معلوم ہو تو وہ دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

مغربی افریقہ کے للّٰہی سفر کیلئے .... بقیہ صفحہ اوّل

سب احباب نے اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کے لئے ہاتھ اٹھا دئے۔ چنانچہ محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعتِ احمدیہ لاہور نے رقت آمیز اور نہایت پرسوز اجتماعی دعا کرائی۔

بعد کی اطلاع کے مطابق حضور ایدہُ اللہ اسی روز دوپہر کو بارہ بجکر پانچ منٹ پر بخیرو عافیت کراچی پہنچے اور وہاں انیس ۱۹ گھنٹے قیام فرمانے کے بعد ۵ ماہ شہادت (اپریل) کو صبح ساڑھے سات بجے بذریعہ ہوائی جہاز جنیوا (سوئٹزرلینڈ) کے لئے روانہ ہوئے بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ کا جہاز موسم کی خرابی کی وجہ سے جنیوا کے فضائی مستقر پر نہ اُتر سکا۔ تاہم حضورؒ اپنے ہم سفر ساتھیوں کی معیّت میں اسی روز براستہ بخیر وعافیت سوئٹزرلینڈ کے شہر زیورک پہنچ گئے۔ سوئٹزرلینڈ سے حضور مغربی افریقہ تشریف لے جائیں گے۔ اور وہاں کی جماعت ہائے احمدیہ کے مخلص و فدائی احباب کو شرفِ ملاقات سے نوازنے کے علاوہ وہاں کی اقوام تک اسلام کا پیغام پہنچائیں گے۔ نیز وہاں کے احمدیہ مشنوں کا معائنہ فرما کر ان کی تبلیغی، تعلیمی اور طبّی سرگرمیوں کا جائزہ لیں گے۔ اور تبلیغِ اسلام کے موجودہ نظام کو زیادہ مضبوط و مستحکم بنانے اور اس میں مزید وسعت پیدا کرنے کے سلسلہ میں انہیں ہدایات سے نوازیں گے۔

اس سفر میں حضور ایدہ اللہ کی حرمِ محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریکِ جدید بھی حضور کے ہمراہ ہیں۔ علاوہ ازیں جن دیگر احباب کو حضور کے ہمراہ جانے کا خصوصی شرف حاصل ہوا ہے ان میں مکرم چوہدری چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری۔ مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے اور مکرم محمد سلیم صاحب ناصر شامل ہیں۔

۵ شہادت کی موصولہ اطلاع کے مطابق حضور ایدہ اللہ اور حضور کی حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی تھی الحمد للہ۔

احباب اِن ایّام میں اللہ تعالیٰ کے حضور توجّہ اور التزام سے دردمندانہ دُعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور حضور کے جملہ ہم سفر ساتھیوں کا سفر وحضر میں حافظ وناصر رہے۔ حضور کے اس للّٰہی سفر کو اپنی عظیم الشان برکتوں سے نوازے اور غلبہ اسلام کے حق میں اس کے نہایت خوشکن نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین ۔

مدرسہ احمدیہ میں نئے سال کا داخلہ اور احبابِ جماعت کا فرض

جماعت کی تعلیمی وتبلیغی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مدرسہ احمدیہ کا خود اجراء منظور فرمایا تھا۔ چنانچہ اس نہایت ہی مفید اور بابرکت درسگاہ کی افادیت احبابِ جماعت سے مخفی نہیں رہی ہے کہ اس مقدس درس گاہ کو ہی یہ شرف حاصل ہے کہ اب بفضلہٖ تعالیٰ بڑے بڑے روٗسا۔ گورنر اور سلاطین اس درس گاہ کے تربیت یافتہ مبلغین کے ساتھ بڑے فخر سے ملاقات کرتے ہیں۔ اب جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیشِ نظر مبلغین کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ جسے پُورا کرنے کے لئے احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو خدمتِ دین کے لئے وقف کرکے مدرسہ احمدیہ میں داخل کروائیں۔

پہلی جماعت کا داخلہ حسب دستورِ سابق عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ خواہشمند احباب کے لئے زریں موقعہ ہے فوری توجہ فرمائیں۔ فارم دفتر نظارت ہذا سے منگوا کر بواپسی ڈاک یہ فارم مکمل کرکے دفتر ہذا کو جلد بھجوا دیں۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل اُمور ضرور ذہن نشین کر لئے جاویں:-

(۱) بچے کا ہائر سیکنڈری یا کم ازکم مڈل پاس ہونا ضروری ہے۔

(۲) بچہ قرآن مجید ناظرہ اور اُردو زبان روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔

نوٹ:- حسب دستورِ سابق امسال بھی صدر انجمن احمدیہ نے مدرسہ احمدیہ کے لئے چار وظائف منظور فرمائے ہیں جو طلباء کی ذہنی، اخلاقی اور اقتصادی حالت کو مدنظر رکھ کر دئے جائیں گے۔

داخلہ حافظ کلاس

مدرسہ احمدیہ میں حافظ کلاس کا بھی باقاعدہ طور پر انتظام ہے۔ اور اس کلاس میں بھی ذہین طلباء (جو قرآن مجید ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتے ہوں۔ اور عمر بھی دس بارہ سال سے متجاوز نہ ہو) لئے جائیں گے۔ ہونہار اور مستحق طلباء کو وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ اور اس کے لئے بھی ماہ شہادت ۱۳۴۹ ہش (اپریل ۱۹۷۰ء) کے اندر اندر درخواستیں وصول کی جائیں گی۔ احباب فوری توجہ فرمائیں۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

ضروری اِعلان

جملہ احبابِ جماعت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ غلام احمد ابن مظہر حسین صاحب مہاجر کو اُن کی بعض انتہائی نازیبا حرکات کی وجہ سے بمنظوری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان وپنجاب سے مستقل اخراج اور اخراج از جماعت ومقاطعہ کی سزا دیگئی ہے جملہ احبابِ جماعتِ احمدیہ اس فیصلہ کی پوری پوری پابندی کریں۔

ناظر اُمورِ عامہ قادیان

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں

کے ہر قسم کے پرزہ جات آپ کو ہماری دوکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پُرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں۔

پتہ نوٹ فرمالیں

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگولین کلکتہ ۱

Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta-1

تار کا پتہ "Autocentre" فون نمبرز 23-1652 23-5222

اِعلانِ دُعا

جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ جن کے جماعت احمدیہ کے ساتھ نہایت محبانہ ومشفقانہ تعلقات ہیں، اور ہم میں سے ہر ایک سے بھائیوں کی طرح سلوک کرتے ہیں پچھلے دنوں دل کے حملہ سے ہسپتال میں صاحب فراش ہیں۔ جملہ احباب جماعت وبزرگان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس مخلص بھائی کی کامل شفایابی ودرازیٔ عُمر کے لئے خصوصیت سے دُعا فرمائیں۔

ناظر اُمور عامہ قادیان

سپیشل گم بوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں

مختلف اقسام، دفاع۔ پولیس ریلوے۔ فائر سروسز۔ ہیوی انجینئرنگ۔ کیمیکل انڈسٹریز۔ مائنز۔ ڈیریز۔ ویلڈنگ شاپس اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہو سکتی ہیں!

گلوب ربڑ انڈسٹریز

★— آفس وفیکٹری: ۱۰۔ پربھو رام سرکار لین کلکتہ ۱۵ فون نمبر ۲۴-۳۲۷۲

★— شو روم: ۳۱/۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱ فون نمبر ۳۴-۰۴۰۱

★— تار کا پتہ: گلوب ایکسپورٹ "Globe Export"

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے